چھوٹے بچوں کے لیے انتہائی آسان زبان
اور سوال وجواب کی شکل میں

تیسرا ایڈیشن مفید اضافوں کے ساتھ

مختصر

عقائد اسلام

یعنی وہ باتیں جن کو جان کر دل سے ان کے سچے ہونے کی گواہی دینا ضروری ہے اگر ان میں سے کسی بات کو نہ مانیں، ان کا انکار کریں یا ان میں شک کریں تو مسلمان مسلمان باقی نہیں رہتا بلکہ وہ اسلام سے نکل جاتا ہے یا گمراہ کہلاتا ہے۔

حسب ہدایت

فرید وقت قطب دکن

حضرت مولانا شاہ محمد نور الحق قریشی قاسمی دامت برکاتہم

مرتب

محمد فضیل قریشی قاسمی

سابق ناظم اعلیٰ شعبۂ مناظرہ طلبۂ جنوب ہند دارالعلوم دیوبند

قطب دکن اکیڈمی

جامعہ عربیہ کاشف العلوم اودگیر ضلع لاتور

Mob.: 9045739101

چھوٹے بچوں کے لیے انتہائی آسان زبان
اور سوال و جواب کی شکل میں

تیسرا ایڈیشن مفید اضافوں کے ساتھ

مختصر
عقائد اسلام

یعنی وہ باتیں جن کو جان کر دل سے ان کے سچے ہونے کی گواہی دینا ضروری ہے اگر ان میں سے کسی بات کو نہ مانیں، ان کا انکار کریں یا ان میں شک کریں تو مسلمان مسلمان باقی نہیں رہتا بلکہ وہ اسلام سے نکل جاتا ہے یا گمراہ کہلاتا ہے۔

حسب ہدایت
فرید وقت قطب دکن
حضرت مولانا شاہ محمد نور الحق قریشی قاسمی دامت برکاتہم

مرتب
محمد فضیل قریشی قاسمی
سابق ناظم اعلیٰ شعبۂ مناظرہ طلبۂ جنوب ہند دار العلوم دیوبند

قطب دکن اکیڈمی
جامعہ عربیہ کاشف العلوم اودگیر ضلع لاتور
Mob.: 9045739101

تیسرا ایڈیشن

تفصیلات

نام	:	مختصر عقائد اسلام
مرتب	:	محمد فضیل قریشی قاسمی
سنِ طباعت	:	۱۴۴۷ھ مطابق 2025
کمپوزر	:	حافظ اُسید قریشی
تعداد صفحات	:	60
قیمت	:	30

ملنے کے پتے

جامعہ عربیہ کاشف العلوم، پیٹ دروازہ، اودگیر، ضلع لاتور، مہاراشٹر

رابطہ نمبر: 9045739101

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۱	انتساب	۴
۲	تقریظ	۵
۳	تعارفی بات	۷
۴	عقائد اسلام	۱۰
۵	توحید	۱۲
۶	رسالت	۲۳
۷	قرآنِ کریم	۳۶
۸	اصحابِ رسول	۳۹
۹	اولیاء اللہ اور صوفیاء کرام	۴۲
۱۰	آخرت	۴۷
۱۱	فرشتے	۵۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انتساب

میں اپنی اس حقیر کاوش کو علوم شریعت وطریقت کے تھکان نا آشنا عظیم شہسوار فرید وقت قطب دکن حضرت مولانا شاہ محمد نور الحق قریشی قاسمی دامت برکاتہم کی جانب منسوب کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں، قدم قدم پر جن کی رہنمائی، شفقت اور توجہات کی بدولت احقر چند سطور سپردِ قرطاس کرنے کے لائق ہوا ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ حضرت والا دامت برکاتہم اور میرے والدین کریمین کے سائے کو تا دیر قائم رکھے، آمین۔

تقریظ

حضرت مولانا توحید عالم صاحب بجنوری دامت برکاتہم

استاذ دار العلوم دیو بند

الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَكَفٰى وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى أَمَّا بَعْدُ!

دین و مذہب میں عقائد کی حیثیت جسم انسانی میں ریڑھ کی ہڈی کی طرح ہے، اس کے دم سے پورا جسم انسانی چلتا پھرتا ہے، اسی طرح عقائد کے ساتھ دین زندہ اور قائم رہتا ہے اور عقائد کے بغیر دین ہی غیر معتبر اور غیر مقبول ہو جاتا ہے۔ سردست عزیز القدر مولانا فضیل قریشی قاسمی صاحب دام ظلہٗ کا مرتب کردہ کتابچہ مختصر عقائد اسلام از اول تا آخر حرف بہ حرف پڑھا، جہاں مشوروں کی ضرورت محسوس ہوئی مشورے دیے ہیں۔

امید ہے مرتب محترم ان مشوروں کو قبول فرمائیں گے؛ اس لیے راقم سطور وثوق سے عرض کرتا ہے کہ یہ مختصر عقائد اسلام قوم کی نسل نو کے لیے؛ بلکہ ہر عام مسلمان کے لیے ایک نایاب اور ضروری کتابچہ ہے، اس میں درج عقائد کی جانکاری اور ان پر پختہ ایمان سب کے لیے ضروری ہے۔

اللہ پاک شرفِ قبول عطا فرمائے۔ آمین یارب العالمین

محمد توحید عالم بجنوری

خادم تدریس دار العلوم دیو بند

۱۲/۷/۱۴۴۵ھ

تقریظ

حضرت مولانا توحید عالم صاحب بجنوری دامت برکاتہم

استاذ دار العلوم دیوبند

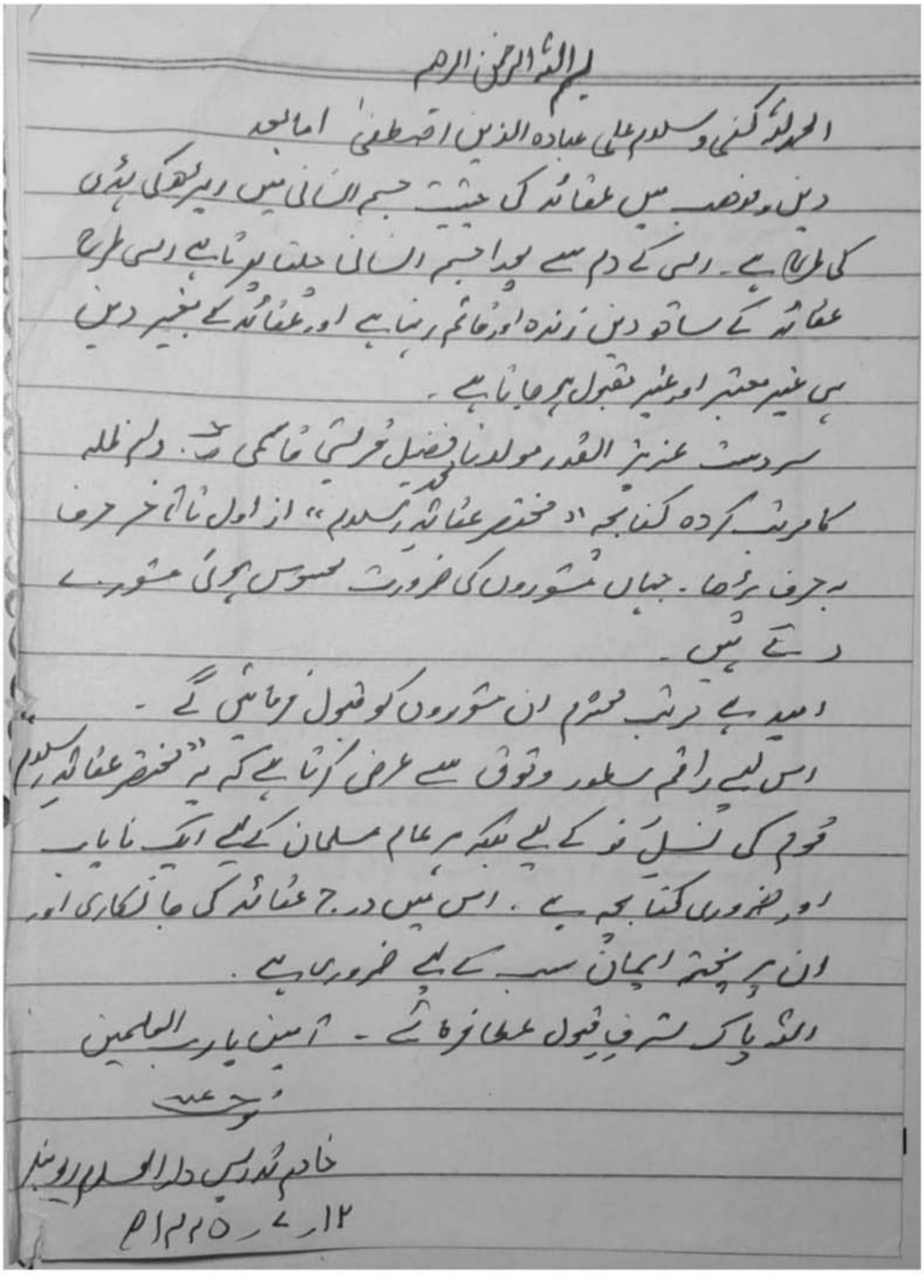

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ کفیٰ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ اما بعد

دین و مذہب میں عقائد کی حیثیت جسم انسانی میں ریڑھ کی ہڈی کی طرح ہے۔ اسی کے دم سے پورا جسم انسانی چلتا پھرتا ہے اسی طرح عقائد کے ساتھ دین زندہ اور قائم رہتا ہے اور عقائد کے بغیر دین ہی غیر معتبر اور غیر مقبول ہو جاتا ہے۔

سردست عزیز القدر مولانا فضیل قریشی قاسمی صاحب دام ظلہ کا مرتب کردہ کتابچہ "مختصر عقائد اسلام" از اول تا آخر حرف بہ حرف پڑھا۔ جہاں مشوروں کی ضرورت محسوس ہوئی مشورے دئے ہیں۔

امید ہے کہ محترم ان مشوروں کو قبول فرمائیں گے۔

اس لیے راقم بطور وثوق سے عرض کرتا ہے کہ یہ "مختصر عقائد اسلام" قوم کی نسل نو کے لیے بلکہ ہر عام مسلمان کے لیے ایک نایاب اور ضروری کتابچہ ہے۔ اس میں درج عقائد کی جانکاری اور ان پر پختہ ایمان سب کے لیے ضروری ہے۔

اللہ پاک شرفِ قبول عطا فرمائے۔ آمین یارب العالمین

توحید

خادم تدریس دار العلوم دیوبند

۱۲/۷/۱۴۴۵ھ

باسمہٖ تعالیٰ

تعارفی بات

ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی جانب سے جتنی بھی باتیں بتلائی ہیں وہ دو طرح کی ہیں: ایک قسم تو وہ ہے جس کو دل و جان سے ماننا اور قبول کرنا پڑتا ہے اور دوسری وہ ہے جس پر عمل کرنا لازم اور ضروری ہے۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دل سے ماننے اور قبول کرنے کے لیے جو باتیں ہم تک پہونچائی ہیں اُن کو عقائد یا ایمانیات کہا جاتا ہے۔

عقیدہ کا مطلب یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی لائی ہوئی باتوں کو دل میں اس طرح مضبوط بٹھالیں کہ اسلام دشمن جسم کے ٹکڑے ٹکڑے بھی کر دیں، لیکن دل میں موجود عقائد اور ایمان کا کچھ بھی بگاڑ نہ سکیں، یا یہ کہا جاسکتا ہے کہ پختگی کے ساتھ اپنے دل میں کسی بات کو جگہ دینا یہ عقیدہ کہلاتا ہے، اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی باتوں کی دل سے تصدیق کی جائے، جس پر دل کو اطمینان ہو، اُس پر ایسا یقین ہو کہ شک وشبہ کی اُس میں کوئی گنجائش اور ملاوٹ نہ ہو۔

آپ علیہ السلام سے ہم تک وہ باتیں پہونچی ہیں جن پر عمل کرنا ضروری ہے، اُنھیں عبادات کہتے ہیں۔ عبادت کا مطلب ہے اللہ کی فرماں برداری کرنا، یعنی اپنے رب کی تعظیم کی وجہ سے اپنی چاہت اور خواہش کے خلاف اللہ کے حکم کو بجالانا، یہ عبادت ہے۔

ہم یہاں عقائد کے سلسلہ میں وہ باتیں لکھیں گے جن کو مانے بغیر، اُن کو سچا سمجھے بغیر کوئی مسلمان مسلمان نہیں رہتا یا کم از کم وہ شریعت کی نظر میں سیدھے راستے سے ہٹا ہوا سمجھا جاتا ہے، جن باتوں کو عقائد یا ایمانیات کہتے ہیں۔

عقائد کی تین اہم قسمیں ہیں: (۱) توحید (۲) رسالت (۳) آخرت۔ ہم ان تین قسم کے عقائد کو

مختصراً بیان کریں گے۔

یہ بات ذہن میں رکھیں کہ ایمان ایسی قیمتی شئ ہے جس کو دنیا کے سارے خزانے لے کر بھی نہ بیچا جا سکتا ہے نہ دے کر خریدا جا سکتا ہے، عقائد ہی کی وجہ سے ایمان اور کفر کے درمیان فرق ہوتا ہے، ایمان کے بغیر کوئی انسان کامیاب نہیں ہوسکتا، چاہے وہ ساری دنیا کے خزانے اور قیمتی چیزوں کا مالک ہی کیوں نہ بن جائے؛

اس لیے پیارے بچو! ہم اللہ تبارک وتعالیٰ کا ہر وقت، ہر لمحہ شکر ادا کریں، کہ اس نے ہمیں بغیر مانگے مسلمان بنا دیا۔ آج ہمارے پاس اگر سب سے بڑی کوئی دولت ہے تو وہ ایمان کی دولت ہے، اس دولت کی حفاظت کے لیے ہم اپنا سب کچھ قربان کر سکتے ہیں، لیکن ایمان اور اسلام کے علاوہ کسی عقیدے اور نظریے کو قبول نہیں کر سکتے۔

اس چھوٹی سی کتاب میں آپ کے لیے ایسی باتیں درج کی گئی ہیں، جن پر یقین رکھنا، انھیں دل سے قبول کرنا اور سمجھنا کہ یہ سب باتیں حق اور سچ ہیں، اس میں ہم کو ذرہ برابر بھی شک نہیں، جیسے دن کے روشن ہونے پر سورج کے نکلنے کا یقین ہوتا ہے، اس سے کہیں زیادہ ہمیں ان باتوں پر یقین ہے؛ کیوں کہ یہ ساری باتیں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ ہم تک اُس اللہ کی طرف سے پہونچی ہیں جس نے سارے جہاں کو پیدا کیا، جہاں میں قسم قسم کے چرند، پرند، باغات، پہاڑ، جنگل، دریا اور بے شمار چیزوں کو وجود بخشا، جو پہلے بالکل نہیں تھے، صرف اپنی قدرت کاملہ سے اُس نے جہاں کو آباد کیا، اُس کا کوئی ساتھی، اُس کے کوئی برابر، اُس کی کوئی اولاد، اُس کی بادشاہت میں کوئی شریک نہیں، اپنی ذات اور صفات کے اعتبار سے وہ اکیلا ہے، ساری چیزیں اُس کی محتاج ہیں، وہ کسی کا محتاج نہیں، اُسی نے اپنے بندوں کی ہدایت کے لیے اپنے نبیوں اور رسولوں کو بھیجا، جنہوں نے ہمیں دنیا اور اس کے بعد آخرت کے سلسلہ میں ساری باتیں بتلا دیں۔

جَزَاهُمُ اللّٰہُ عَنَّا أَحْسَنَ الْجَزَاءِ

اب آسان انداز میں (۱) توحید (۲) رسالت (۳) آخرت، یعنی اللہ کے بارے میں نبیوں کے بارے میں اور مرنے کے بعد کیا ہوگا ان سب کے بارے میں کیا جاننا اور کیا ماننا ضروری ہے، وہ باتیں اس مختصر سے رسالہ میں لکھیں گے، رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا۔

محمد فضیل قریشی

۲۰ /۹/ ۲۰۲۳ء

عقائدِ اسلام

سوال نمبر ۱ : عقیدہ کس کو کہتے ہیں؟

جواب : جو بات دل میں پختگی کے ساتھ بیٹھ جائے اس کو عقیدہ کہتے ہیں۔

سوال نمبر ۲: ایمان کس کو کہتے ہیں؟

جواب : اللہ تبارک وتعالی کی جانب سے بھیجی ہوئی باتوں کو دل وجان سے قبول کرنے اور اُن کو ماننے کو ایمان کہتے ہیں۔

سوال نمبر ۳: مسلمان ہونے کے لیے جن باتوں کو ماننا ضروری ہے ان کو کیا کہتے ہیں؟

جواب : ان کو ایمانیات یا عقائدِ اسلام کہتے ہیں۔

سوال نمبر ۴: دنیا میں سب سے قیمتی چیز کیا ہے؟

جواب : دنیا کی سب سے قیمتی دولت ایمان اور اسلام ہے جس کو کسی بھی قیمت پر بیچا یا خریدا نہیں جا سکتا۔

سوال نمبر ۵: اللہ تبارک وتعالیٰ کی بھیجی ہوئی اور آپ ﷺ کی لائی ہوئی باتوں کو جو نہ مانے یا ان میں شک کرے یا اُن کا مذاق اڑائے تو اُس کو کیا کہتے ہیں؟

جواب : جو انسان اسلامی عقیدوں کو نہ مانے، اُن میں شک کرے یا مذاق اڑائے تو وہ ہر گز مسلمان نہیں۔

سوال نمبر ۶: جو شخص اللہ تعالیٰ کی بھیجی ہوئی باتوں کو تو مان لے؛ لیکن ان پر عمل نہ کرے تو اُس کو کیا کہیں گے؟

جواب: اُس کو فاسق، فاجر اور گنہگار کہیں گے۔

سوال نمبر ۷: عقائدِ اسلام یا ایمانیات کی بنیادی طور پر کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: بنیادی طور پر ایمانیات کی تین قسمیں ہیں : (۱) توحید (۲) رسالت (۳) آخرت جو اِن کو مانتا ہے اُسے مسلمان کہتے ہیں۔

توحید

سوال نمبر ۱: توحید کا مطلب کیا ہے؟ اور اس کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: توحید کا معنیٰ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ اکیلا ہے، کامل ہے، اُس کی کوئی مثال نہیں اُس جیسا کوئی نہیں، کوئی اُس کا مقابل، برابر اور شریک نہیں، نہ اُس کی کوئی فوٹو ہوسکتی ہے نہ اُس کی مورتی بنائی جاسکتی ہے۔

توحید کی تین قسمیں ہیں: (۱) توحیدِ ذات (۲) توحیدِ صفات (۳) توحیدِ افعال

سوال نمبر ۲: توحیدِ ذات کا کیا مطلب ہے؟

جواب: توحید ذات کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی ذات میں اکیلا ہے، اُس جیسی کوئی اور ذات نہیں۔

سوال نمبر ۳: توحیدِ صفات سے کیا مراد ہے؟

جواب: اللہ تبارک وتعالیٰ کی وہ خوبیاں اور طاقتیں جو اُسی کے ساتھ خاص ہیں، جیسے غیب کی باتوں کو جاننا، ہر چیز کا مکمل اختیار رکھنا، علم کے اعتبار سے ہر جگہ موجود ہونا، موت اور زندگی کا اس کے قبضہ میں ہونا، نفع اور نقصان پہونچانے کی طاقت وقوت کا مالک ہونا وغیرہ ان صفات میں اللہ تعالیٰ اکیلا ہے، یہ سب اسی کے لائق ہیں۔

سوال نمبر ۴: توحیدِ افعال کا معنیٰ کیا ہے؟

جواب: توحیدِ افعال کا مطلب یہ ہے کہ ہر چیز میں اثر اللہ ہی کی طرف سے ہے جیسے: آگ میں جلانے کی طاقت، پانی میں ڈبونے کی قوت، ہوا میں اڑانے کی صلاحیت ،پھلوں میں مٹھاس ،پھولوں میں خوشبو ،بوٹیوں میں کڑواہٹ، دواؤں میں شفاء کی تاثیر وغیرہان کیفیات کو پیدا کرنے والا صرف اللہ تعالیٰ ہے دوسرا کوئی نہیں۔

سوال نمبر ۵: توحید کے مکمل ہونے کے لیے کیا ضروری ہے؟

جواب: توحید کے کامل ہونے کے لیے ضروری ہے کہ انسان شرک کی تمام قسموں سے اپنے آپ کو بچائے، چاہے ذات میں شرک ہو یا صفات میں شرک ہو یا افعال میں شرک ہو۔

سوال نمبر ۶: شرک کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: شرک کی تین قسمیں ہیں: (۱) خدا کی ذات میں شرک (۲) خدا تعالیٰ کی صفات میں شرک (۳) خدا کے افعال میں شرک۔

سوال نمبر ۷: خدا تعالیٰ کی ذات میں شرک کا کیا مطلب ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کو اُس کا ہمسر، پارٹنر(حصہ دار) سمجھنا اور اُس کو بھی حق تعالیٰ ہی کی طرح ماننا، اُس کے سامنے سر جھکانا، اپنی زبان سے اقرار کرنا ، یا اپنی سوچ میں اس طرح جان لینا کہ تعظیم کرنے والے یا عبادت کرنے والے پر اللہ کے علاوہ کسی دوسرے کا مکمل قبضہ ہے۔

سوال نمبر ۸: صفات میں شرک کس کو کہتے ہیں؟

جواب: اللہ تعالیٰ کے ساتھ جو چیزیں خاص ہیں اُن کو نبیوں، رسولوں اور اولیاء اللہ یا کسی اور میں بھی سمجھنا، جیسے: اُن کے نام کی نذر و نیاز ماننا یا چڑھاوا چڑھانا، اللہ کے علاوہ کسی کو روزی دینے والا، نفع و نقصان پہنچانے والا، اولاد دینے والا مصیبتوں کو دور کرنے والا، موت اور زندگی دینے والا سمجھنا، یہ اللہ تعالیٰ کی صفات میں شرک کہلاتا ہے۔

سوال نمبر ۹: افعال میں شرک کے کیا معنی ہیں؟

جواب: اشیاء میں مؤثر حقیقی اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی دوسرے کو سمجھنا، جیسے: بارش کو زمین سے غلہ اگانے والی، درخت کو پھلوں اور پھولوں کے اندر مٹھاس پیدا کرنے والا، پانی کو ڈبونے والا، ہوا کو اُڑانے والا، آگ کو جلانے والا، دواء کو بذات خود شفا دینے والا سمجھنا وغیرہ، یہ افعال میں شرک کہلاتا ہے۔

سوال نمبر ۱۰: ہمارے اس جہان و کائنات کو کس نے بنایا؟

جواب: اس کائنات کو بنانے اور وجود بخشنے والی صرف ایک ہستی اور ایک ذات ہے، اُسی نے ساری کائنات اور کائنات میں موجود چیزوں کو پیدا کیا ہے، وہ تمام خوبیوں کا مالک ہے، ہر چیز اُسی کی محتاج ہے، اس کی مرضی کے بغیر درخت کا ایک پتہ بھی نہیں ہل سکتا، ہر چیز اُس کے آگے بے بس ہے، وہ ذات جو ساری کائنات کے نظام کو چلا رہی ہے اُس کو ہم اللہ کہتے ہیں۔

سوال نمبر ۱۱: کیا دنیا پہلے سے ہی موجود ہے؟

جواب: نہیں! اس دنیا کا پہلے کوئی وجود نہیں تھا، اللہ تعالیٰ کے بنانے سے یہ دنیا اور کائنات بنی ہے، ایک روز ساری دنیا ختم ہوجائے گی۔

سوال نمبر ۱۲: انسان دنیا میں کیسے آیا؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے انسانوں میں سب سے پہلے حضرت آدمؑ اور حضرت حواؑ کو پیدا کیا، ان کو جنت میں رکھا، پھر وہاں سے زمین پر اُتارا، اِن ہی کے ذریعہ سارے انسان زمین پر پھیل گئے۔

سوال نمبر ۱۳: کیا انسان پہلے بندر تھا؟

جواب: ہرگز نہیں، انسان پہلے کبھی بندر نہیں تھا۔

سوال نمبر ۱۴: کیا کوئی چیز کائنات میں اللہ کی طرح ہوسکتی ہے؟

جواب: بالکل بھی نہیں! اللہ کے مشابہ کوئی چیز نہیں ہوسکتی۔

سوال نمبر ۱۵: کیا اللہ تبارک وتعالیٰ کو کوئی بے بس اور عاجز کرسکتا ہے؟

جواب: کائنات کی کوئی چیز نہ اللہ تعالیٰ کو بے بس کرسکتی ہے، نہ اُس کو ہَرا سکتی ہے۔

سوال نمبر ۱۶: کیا اللہ کے علاوہ کوئی اور معبود ہے؟

جواب: اللہ کے علاوہ کوئی عبادت اور بندگی کے لائق ہرگز نہیں۔

سوال نمبر ۱۷: اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذات وصفات کب سے ہیں اور کب تک رہیں گی؟

جواب: اللہ تعالیٰ کی ذات اور اُس کی صفات ہمیشہ سے ہیں اور ہمیشہ ہمیشہ رہیں گی۔

سوال نمبر ۱۸: کیا خدا تعالیٰ کی مرضی اور چاہت کے خلاف کچھ ہوسکتا ہے؟

جواب: کائنات میں جو کچھ بھی ہوتا ہے وہ اللہ ہی کی مرضی اور اُسی کی چاہت سے ہوتا ہے، اُس کے ارادہ کے خلاف کچھ نہیں ہوسکتا۔

سوال نمبر ١٩: کیا ہمارے خیال اور ذہن اللہ تک پہونچ سکتے ہیں؟

جواب: ہمارے خیالات، سوچ اور فکر اللہ تعالیٰ تک پہونچنے سے قاصر ہیں، ذہن اللہ تعالیٰ کا تصور اور خیال کرنے کی طاقت نہیں رکھتا؛ البتہ ہم اپنا دھیان اللہ کی طرف جما سکتے ہیں، بڑھا سکتے ہیں۔

سوال نمبر ٢٠: کیا مخلوق میں اللہ کے مشابہ کوئی ہوسکتا ہے؟

جواب: مخلوق میں اللہ کا کوئی مماثل اور مشابہ نہیں ہے۔

سوال نمبر ٢١: اللہ تعالیٰ کیسا ہے؟

جواب: وہ زندہ ہے، اُس کو موت نہیں آسکتی، وہ بیدار ہے کبھی اُس کو نیند اور اونگھ نہیں آتی۔

سوال نمبر ٢٢: کیا مخلوق کو رزق پہونچانے اور اُن کی پرورش میں اللہ کو کوئی مشقت کا سامنا کرنا پڑتا ہے؟

جواب: ہرگز نہیں! اللہ کے خزانے سے تمام مخلوقات کو رزق دینے کے بعد ذرہ برابر بھی کمی واقع نہیں ہوتی۔

سوال نمبر ٢٣: مخلوق کو موت دینے میں خدا تعالیٰ کو کیا کچھ خوف لاحق ہوسکتا ہے؟ اور کیا اُن کو دوبارہ زندہ کرنے میں اللہ کی کوئی محنت صَرف ہوگی؟

جواب: مخلوق کو موت دینے میں نہ کوئی ڈر اللہ تعالیٰ کو لاحق ہو سکتا ہے، نہ دوبارہ انھیں زندہ کرنے میں کوئی مشقت ہوگی۔

سوال نمبر ۲۴: جب سے اللہ تعالیٰ نے مخلوقات اور کائنات کو پیدا کیا ہے، کیا اُس کے بعد اُس کی کوئی صفت کا اضافہ ہوا ہے؟

جواب: مخلوق اور کائنات کو پیدا کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی کسی صفت میں اضافہ نہیں ہوا؛ بلکہ اُس کی ساری صفات ہمیشہ سے ہیں اور ہمیشہ رہیں گی؛ البتہ اللہ تعالیٰ کی بہت سی صفات کا ظہور کائنات کو پیدا کرنے کے بعد ہوا ہے، جیسے: غفور، عفو وغیرہ یعنی معاف کرنے والا، درگذر کرنے والا ہونا۔

سوال نمبر ۲۵: اللہ تبارک وتعالیٰ کو مُردوں کو زندہ کرنے والا اور مخلوق کو پیدا کرنے والا کب سے کہا جائے گا؟

جواب: جس طرح مُردوں کو زندہ کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کو مردوں کو زندہ کرنے والا کہا جاتا ہے اور مخلوق کو پیدا کرنے کے بعد پیدا کرنے والا کہا جاتا ہے، بالکل اسی طرح مردوں کو زندہ کرنے سے پہلے بھی اللہ کو مُردوں کو زندہ کرنے والا اور مخلوق کو پیدا کرنے سے پہلے بھی مخلوق کو پیدا کرنے والا کہا جائے گا؛ اس لیے کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے، ہر چیز اُس کی محتاج ہے، ہر کام اُس پر آسان ہے، اُس کو کسی کی ضرورت نہیں۔

سوال نمبر ۲۶: اللہ تعالیٰ نے کتنی مخلوقات کو پیدا کیا ہے؟

جواب: اللہ تبارک وتعالیٰ نے کتنی مخلوقات پیدا کی ہیں اس کا علم تو اُسی کو ہے، ہاں! اللہ نے تمام مخلوقات کی تقدیر اور اُن کی موت کا وقت مقرر کر دیا ہے، جس میں ذرہ برابر تاخیر یا جلد بازی نہیں ہوتی۔

سوال نمبر ۲۷: تقدیر کے متعلق ہمارا کیا عقیدہ ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے ہر شخص کی اچھی بُری قسمت کو لکھ کر رکھ دیا ہے، چوں کہ وہ بندوں کے اعمال کو پہلے ہی سے جانتا ہے؛ اِسی لیے اُس کی لکھی ہوئی تقدیر کے برخلاف کوئی کام دنیا میں نہیں ہوسکتا ہے۔

سوال نمبر ۲۸: تقدیر کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: تقدیر کی دو قسمیں ہیں: (۱) تقدیرِ مُبرَم (۲) تقدیرِ مُعلَّق

تقدیر مُبرَم کا مطلب: یہ ہے کہ قسمت کا لکھا ہوا بالکل نہ بدلے، جیسے لکھ دیا گیا کہ فلاں شخص کی عمر پچاس سال ہوگی، تو ایک لمحہ بھی ادھر اُدھر نہیں ہوگا، پچاس سال ہی پر موت آئے گی۔

تقدیر معلق کا مطلب: یہ ہے کہ قسمت کو کسی کام کے کرنے پر لٹکا دیا جائے، یعنی اس میں تبدیلی ممکن ہو، جیسے کسی کے حق میں لکھا ہو کہ اگر فلاں شخص والدین کی خدمت کرے گا تو اس کی عمر میں اضافہ ہوگا، اگر نہیں کرے گا تو نہیں ہوگا وغیرہ۔

سوال نمبر ۲۹: تقدیر کے متعلق ہمیں کیا حکم دیا گیا ہے؟

جواب: تقدیر کے بارے میں زیادہ کھوج اور تفتیش میں نہیں پڑنا چاہیے؛ بلکہ رضا بر قضا یعنی اللہ تعالی کے فیصلے پر مطمئن رہنا چاہیے۔

سوال نمبر ۳۰: کیا اللہ تبارک وتعالی مخلوق کے عمل کرنے سے پہلے بھی اُن کے عمل کو جان لیتے ہیں؟

جواب: صرف عمل کرنے سے پہلے ہی نہیں؛ بلکہ مخلوق کے پیدا ہونے سے پہلے بھی مخلوق کا کوئی عمل یا قول اللہ تبارک وتعالی سے پوشیدہ اور چھپا ہوا نہیں ہوتا؛ بلکہ اللہ تبارک وتعالی مخلوقات کے سارے اعمال جانتے ہیں پیدا ہونے کے بعد جو کچھ وہ کریں گے۔

سوال نمبر ۳۱: اللہ تعالیٰ نے کس بات کا حکم دیا ہے اور کس سے منع کیا ہے؟

جواب: خدا تعالیٰ نے اپنی اطاعت کا حکم دیا ہے اور نافرمانی سے منع فرمایا ہے۔

سوال نمبر ۳۲: کیا کائنات کی کوئی چیز اللہ کی چاہت اور ارادہ کے بغیر ہوسکتی ہے؟

جواب: کائنات کی کوئی چیز اللہ کے چاہے بغیر نہیں ہوسکتی، اُس کی مرضی کے بغیر بندوں کی کوئی خواہش پوری نہیں ہوتی، ہاں! اگر بندہ کی خواہش اللہ کے ارادہ اور چاہت سے مل جائے تو وہ ہوجاتی ہے؛ ورنہ بندہ ناکام رہتا ہے۔

سوال نمبر ۳۳: اللہ تعالی کن لوگوں کو ہدایت دیتا ہے اور کن لوگوں کی حفاظت کرتا ہے؟

جواب: اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے اپنے فضل وکرم سے ہدایت دیتا ہے اور جسکی چاہے حفاظت کرتا اور عافیت دیتا ہے۔

سوال نمبر ۳۴: اللہ تعالیٰ کن لوگوں کو گمراہ کرتا ہے؟ اور آزمائش میں مبتلا کرتا ہے؟

جواب: اللہ تبارک وتعالیٰ بندوں کے اعمال کے مطابق عدل اور انصاف کے تقاضے سے جنھیں چاہے گمراہ اور رسوا کرتا ہے اور آزمائش میں مبتلا کرتا ہے۔

سوال نمبر ۳۵: تمام مخلوقات کی زندگی کس طرح ہے؟

جواب: ساری مخلوقات اللہ تعالیٰ کی چاہت کے مطابق اُس کے فضل وکرم اور اُس کے عدل وانصاف کے درمیان زندگی گزار رہی ہیں۔

سوال نمبر ۳۶: کیا اللہ تعالیٰ کے فیصلے کو کوئی ٹال سکتا ہے؟ یا اُس کو بدل سکتا ہے؟ یا اُس کے فیصلوں پر کوئی غالب آسکتا ہے؟

جواب: نہ کوئی اللہ کے فیصلوں کو ٹال سکتا ہے اور نہ اُس کو بدل سکتا ہے اور نہ اس کے فیصلے پر کوئی غالب آسکتا ہے۔

سوال نمبر ۳۷: اللہ تبارک وتعالی کے بارے میں اور اللہ کی جانب سے جو باتیں ہم تک پہونچی ہیں اُن کے متعلق ہم کو کیا گمان کرنا چاہیے؟

جواب: ہمیں اُن تمام باتوں پر یقین رکھنا چاہیے، اُن کو ماننا اور قبول کرنا چاہیے اور یہ سمجھنا چاہیے کہ یہ سب کچھ اللہ ہی کی طرف سے ہے۔

سوال نمبر ۳۸: کونسا مذہب اللہ کے نزدیک قابل قبول ہے؟

جواب: صرف مذہب اسلام ہی اللہ کے پاس قابل قبول ہے اور انسانوں کی نجات کا ذریعہ ہے، اس کے علاوہ سب باطل ہیں۔

سوال نمبر ۳۹: صرف مذہب اسلام ہی کیوں اپنانا چاہیے؟

جواب: مذہبِ اسلام کے علاوہ دنیا میں کوئی ایسا مذہب نہیں ہے جس میں زندگی کے تمام شعبوں میں رہنمائی کی گئی ہو لیکن اسلام پیدا ہونے سے لے کر موت تک اور موت کے بعد سے حشر و نشر، حساب کتاب اور میزانِ عدل وغیرہ تک ہماری رہنمائی کرتا ہے اس لیے صرف اسلام ہی کو اختیار کرنا چاہیے۔

سوال نمبر ۴۰: کیا اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کے سامنے رکوع اور سجدہ تعظیم کے طور پر کیا جا سکتا ہے؟

جواب: پچھلی امتوں میں تعظیمی سجدہ جائز تھا؛ لیکن اس امت کے لیے رکوع اور سجدہ تعظیمی بھی ناجائز و حرام ہے۔

سوال نمبر ۴۱: اللہ تبارک وتعالیٰ کہاں ہے؟

جواب: اللہ تبارک وتعالیٰ اپنی شان کے مطابق ہر جگہ موجود ہے، وہ کسی جگہ اور جہات سے پاک ہے، اس کے موجود ہونے کی کیفیت کو ہم بیان نہیں کر سکتے

سوال نمبر ۴۲: عرش اور کرسی کیا ہے؟

جواب: عرش اللہ تعالیٰ کی ایک عظیم مخلوق ہے اور ساتوں زمین و آسمان؛ نیز کائنات کو گھیرے ہوئے ہے، اور کرسی اُس کے مقابلہ میں چھوٹی ہے؛ لیکن اس کی کیفیت کیا ہے یہ اللہ بہتر جانتا ہے۔

سوال نمبر ۴۳: قلم کیا ہے؟

جواب: اللہ نے لکھنے کے لیے قلم پیدا کیا، اُس کو لکھنے کے لیے کہا تو اُس نے وہ تمام چیزیں لکھ دیں جو کچھ اللہ نے اسے لکھنے کے لیے کہا اور تمام مخلوقات کی تقدیر قیامت تک لکھی جا چکی، وہی کچھ ہوگا جو قلم نے لکھ دیا ہے۔

سوال نمبر ۴۴: لوح کیا چیز ہے؟

جواب: لوح کے معنی تختی کے ہیں، لیکن یہ کیسا لوح ہے اس کو اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے، شیاطین اور جنات وہاں تک نہیں پہونچ سکتے، قرآن کریم اُسی لوح میں محفوظ تھا اور ابھی بھی ہے، وہاں سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اُتارا گیا جو آج ہمارے سامنے موجود ہے۔

سوال نمبر ۴۵: وہ پانچ باتیں کون سی ہیں جن کے متعلق خصوصیت سے قرآن کریم میں کہا گیا کہ اُن کا علم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو نہیں؟

جواب: (۱) قیامت کب آئے گی (۲) بارش کب ہوگی (۳) ماں کے پیٹ میں کیا ہے (۴) انسان کل کیا کمائے گا (۵) انسان کہاں مرے گا۔

نوٹ: مختلف آلات کے ذریعہ سے بارش اور ماں کے پیٹ کی جو معلومات حاصل ہوتی ہیں وہ تخمینی ہوتی ہیں، یقینی نہیں اور علم یقین کا نام ہے اندازہ کا نہیں۔

سوال نمبر ۴۶: عہد الست کس کو کہتے ہیں؟

جواب: اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی پشت سے قیامت تک آنے والی ساری انسانیت کو نکالا، پھر ان سے پوچھا کہ بتاؤ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ سب نے بیک زبان کہا تھا کیوں نہیں؟ بے شک آپ ہمارے رب ہیں، اس اقرار کو ''عہد الست'' کہتے ہیں۔

رسالت

سوال نمبر ۱: نبی اور رسول کسے کہتے ہیں؟

جواب: اللہ تبارک وتعالیٰ نے انسانوں اور جنوں تک اپنے پیغامات کو پہونچانے کے لیے اپنے بندوں میں سے کچھ خاص افراد کو منتخب فرمایا ہے، اُن مخصوص انسانوں کو نبی یا رسول کہا جاتا ہے۔

سوال نمبر ۲: نبی اور رسول میں کیا فرق ہے؟

جواب: نبی وہ ہے جو گذشتہ شریعت کی ہی تبلیغ کرے اور رسول اس ذات کو کہا جاتا ہے جس کو نئی کتاب اور شریعت دی جائے۔

سوال نمبر ۳: انبیاء اور رسل کی تعداد کتنی ہے؟

جواب: انبیاء اور رسولوں کی تعداد اللہ ہی کو معلوم ہے، ہمیں ان کا پورا علم نہیں، لیکن جو ہمیں معلوم ہیں اُن پر بھی اور جو معلوم نہیں ہیں اُن تمام پر بھی ہم ایمان رکھتے ہیں۔

سوال نمبر ۴: اگر کوئی شخص کسی نبی کو نہ مانے تو اُس کا کیا حکم ہوگا؟

جواب: جتنے انبیاء اللہ تبارک وتعالیٰ نے بھیجے ہیں اُن تمام پر ایمان لانا ضروری ہے، اگر اُن میں سے کسی کا انکار کریں تو کافر ہو جائیں گے۔ سب نبیوں پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے کہ ہم یہ مانیں کہ تمام انبیاء اور اُن کی تعلیمات اُن کے زمانے میں بالکل صحیح تھیں، جو کتابیں اُن پر اُتری ہیں وہ بھی اللہ کی کتابیں ہیں؛ البتہ قرآن کے اُترنے کے بعد اب وہ قابل عمل نہیں رہیں، اب صرف قرآن پر عمل ہوگا۔

سوال نمبر ۵: معجزہ کس کو کہتے ہیں؟

جواب: نبیوں اور رسولوں کی لائی ہوئی باتوں کو سچا بتلانے کے لیے ایسی نئی نئی باتیں اور مشکل کام اللہ تعالیٰ انبیاء اور رُسُل سے صادر کرواتے ہیں جو اور لوگوں کے بس میں نہیں ہوتے، انھیں معجزہ کہا جاتا ہے، جیسے: چاند کے دو ٹکڑے کرنا مُردوں کو زندہ کرنا، لاٹھی سے اژدہا بنانا اور پتھر سے اُونٹنی کو پیدا کرنا وغیرہ۔

سوال نمبر ۶: کیا انبیاء اور رسولوں میں مختلف درجات ہیں؟

جواب: انبیاء اور رسولوں میں بعض کا مرتبہ بعض سے بڑھا ہوا ہے، جن پیغمبروں کو نئی کتاب اور شریعت دی گئی ہے اُن کا مرتبہ بڑھا ہوا ہے، اُن پیغمبروں سے جنھیں نئی کتاب اور شریعت نہیں دی گئی۔

سوال نمبر ۷: تمام انبیاء علیہم السلام کی لائی ہوئی تعلیمات کے بارے میں ہمارا کیا عقیدہ ہے؟

جواب: ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ تمام انبیاء اور رسول برحق ہیں، اُن کی تعلیمات برحق ہیں اور حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی لائی ہوئی شریعت کے بعد وہ تمام احکام منسوخ ہو گئے، اب تا قیامت شریعت محمدی چلتی رہے گی۔

سوال نمبر ۸: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلہ میں ہمارا کیا عقیدہ ہے؟

جواب: حضرات انبیاء علیہم السلام کے مقدس طبقے کی آخری اور سب سے زیادہ برگزیدہ ہستی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ بابرکات ہے، جن کی عظمت و سربلندی ہر بلند و برتر ہستی سے بہ مراتبِ بے شمار زیادہ اور بڑھ کر ہے؛ اسی لیے ان کی تعظیم و توقیر کے درجات اور حقوق بھی اوروں سے بہت زیادہ ہیں؟ لیکن آپؐ کو بشریت سے نکالنا (انسان ہونے کا انکار کرنا) ہمارا عقیدہ نہیں ہے۔

سوال نمبر ۹: کیا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صرف ایک یا چند قوموں کی طرف نبی بنا کر بھیجے گئے ہیں؟

جواب: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے جتنے بھی انبیاء علیہم السلام آئے وہ کسی خاص قوم یا خاص زمانے کے لیے تھے؛ لیکن حضرت محمدؐ تمام انسانوں کے لیے نبی بن کر آئے ہیں اور جنات کے لیے بھی نبی ہیں، آپؐ کی نبوت تا قیامت چلے گی۔

سوال نمبر ۱۰: کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لائی گئی شریعت کے بعد دوسرے انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کی شریعت پر بھی عمل کیا جا سکتا ہے؟

جواب: ہرگز نہیں! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبعوث ہونے کے بعد پچھلی تمام شریعتیں منسوخ ہوگئیں، اب صرف قیامت تک آپؐ ہی کی پیروی کرنے والا سیدھے راستے پر سمجھا جائے گا۔

سوال نمبر ۱۱: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفات سے متعلق ہمارا کیا عقیدہ ہے؟

جواب: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام انبیاء علیہم السلام کی تمام خوبیوں کے جامع؛ بلکہ تمام نبیوں کی نبوت اور ولیوں کی ولایت انہیں کا فیض ہے، لیکن پھر بھی ہم آپؐ کا سب سے بڑا کمال؛ عبدیت (بندہ ہونے خدا نہ ہونے) پر یقین کرتے ہیں۔

سوال نمبر ۱۲: آپ علیہ السلام کی تعظیم کی انتہا کیا ہو سکتی ہے؟

جواب: آپ علیہ السلام کے لیے کمالاتِ نبوی اور بلندی درجات کی انتہاء کو ثابت کرنے کے لیے نبی علیہ السلام کو حدودِ عبدیت سے نکال کر حدودِ معبودیت میں پہونچانے سے گریز کرنا چاہیے، یہ ہرگز جائز نہیں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دونوں جہاں کے سردار، کائنات میں سب سے افضل مخلوق میں سب سے بہتر اور انبیاء کے امام ہیں، لیکن پھر بھی عبد اور بندے ہیں، خدا نہیں۔

سوال نمبر ۱۳: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت ہمارے لیے کیا درجہ رکھتی ہے؟

جواب: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت فرضِ عین ہے؛ لیکن آپ کی عبادت جائز نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فردِ اکمل بے نظیر جانتے ہیں؛ لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں خصوصیتِ اُلوہیت (باری تعالیٰ کی صفات) تسلیم نہیں کرتے۔

سوال نمبر ۱۴: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کمالات کو خدا تعالیٰ کے کمالات سے کیا نسبت ہے؟

جواب: تمام ظاہری و باطنی کمالات میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ساری مخلوق میں کمال اور جمال کے لحاظ سے یکتائیت وانفرادیت حاصل ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بے نظیر اور بے مثال ہیں ؛ لیکن اللہ تعالیٰ کے کمالات سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کمالات کو وہی نسبت حاصل ہے جو مخلوق کو خالق سے ہوسکتی ہے کہ خالق ذات وصفات اور کمالات میں لامحدود ہے اور مخلوق کی ذات وصفات اور کمالات سب محدود ہیں، وہ ذاتی اور خانہ زاد ہیں اور یہ عرضی ہیں، محدود ہیں اور خدا تعالیٰ کی عطاء کا ثمرہ ہیں۔

سوال نمبر ۱۵: کیا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد بھی کوئی نبی آسکتا ہے؟

جواب: نبوت ورسالت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ختم ہوگئی ، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی کو منصبِ نبوت عطا نہیں ہوگا ، جتنے نبی تھے وہ سب دنیا میں آچکے ، اب قیامت تک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کا دور دورہ رہے گا۔

سوال نمبر ۱۶: جو شخص آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد بھی کسی شخص کے نبی بن کر آنے کا عقیدہ رکھے شریعت میں اُس کا کیا حکم ہے؟

جواب: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آخری نبی ہونے پر قرآن اور حدیث میں بے شمار دلائل موجود ہیں، اگر اُن کا کوئی انکار کرے تو بلاشبہ وہ دائرہ اسلام سے خارج ہوجائے گا۔

سوال نمبر ۱۷: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم سے متعلق ہمارا کیا ماننا ہے؟

جواب: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اولین و آخرین یعنی تمام انبیاء علیہم السلام کو جتنا علم دیا گیا تھا، وہ سب اور اُس سے بھی زیادہ علم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا فرمایا گیا، اور اسی عطا کردہ علم کے مطابق آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لاکھوں غیب کی باتوں کی خبریں دیں، جن کی صداقت وسچائی کا ہر خاص وعام نے مشاہدہ کیا؛ لیکن اس کو شریعت کی اصطلاح میں غیب کا علم نہیں کہہ سکتے اور نہ آپ کا کو عالم الغیب کہا جا سکتا ہے؛ کیوں کہ علمِ غیب اُس علم کو کہا جاتا ہے جو علم کے ذرائع یعنی حواس، عقل اور وحی کے بغیر حاصل ہو، قرآن کریم نے علم غیب کو اللہ کے ساتھ خاص کیا ہے۔

سوال نمبر ۱۸: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات سے متعلق ہمارا کیا عقیدہ ہے؟

جواب: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام مخلوق میں افضل، اعلیٰ، بہتر اور برتر ہیں، قیامت میں ہمارے شفیع ہیں، اللہ کے نزدیک لوگوں میں سب سے بہتر اور بلندئ مرتبہ میں بھی سب سے زیادہ قریب ہیں، آپ سید الانبیاء والمرسلین ہیں اور خاتم الاصفیاء والنبیین ہیں؛ لہٰذا ذات کے اعتبار سے بشر ہی نہیں؛ بلکہ سید البشر ہیں اور وصف کے لحاظ سے آپ نور ہی نہیں؛ بلکہ آفتابِ ہدایت اور ایسے نورِ اسلام ہیں جس کی وجہ سے تاریکی میں پڑے ذرات آفتاب ومہتابِ ہدایت بن گئے۔

سوال نمبر ۱۹: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ کی جانب سے جتنی فضیلتیں دی گئی ہیں کیا ہم اپنی جانب سے اُن کے علاوہ کوئی اور فضیلت آپ کی طرف منسوب کر سکتے ہیں؟

جواب: ہم اپنی جانب سے نہ کسی فضیلت کو بڑھا سکتے ہیں نہ گھٹا سکتے ہیں؛ بلکہ جو مقام اور فضیلت اللہ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا فرمائی ہے، ہم اُسی پر قائم رہیں گے۔

سوال نمبر ۲۰: کیا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر جگہ موجود ہیں؟

جواب: نہیں، ہر جگہ موجود اور ہر شئی پر نظر رکھنا یہ اللہ کی صفت ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ: دنیا میں جہاں بھی مجھ پر درود بھیجا جاتا ہے فرشتے اُس کو مجھ تک پہونچاتے ہیں اور اگر روضۂ اقدس پر کھڑے ہو کر درود بھیجیں تو میں خود اُس کو سنتا ہوں۔

سوال نمبر ۲۱: کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سارے جہانوں پر مکمل اختیار حاصل ہے؟

جواب: خدا تعالیٰ کے بعد سب سے مقدس ذات نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں لیکن کائنات کا مکمل اختیار صرف خدا تعالیٰ ہی کو ہے۔

سوال نمبر ۲۲: کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نفع اور نقصان کے مالک ہیں؟

جواب: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نفع اور نقصان پہونچانے کے مالک نہیں ہیں۔

سوال نمبر ۲۳: نبی علیہ السلام کے اقوال، افعال اور اعمال کے متعلق ہمارا کیا عقیدہ ہے؟

جواب: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اقوال، اعمال اور افعال امت کی ہدایت و رہنمائی کے لیے نہایت قابلِ اعتماد ذریعہ اور شریعت کا دوسرا بڑا ماخذ ہیں، اس کو چھوڑ کر اور اس سے چشم پوشی کر کے کسی صورت میں دین مکمل نہیں ہوسکتا اور نہ ہی کوئی انسان دونوں جہاں کی ابدی سعادتوں سے بہرہ ور ہوسکتا ہے۔

سوال نمبر ۲۴: اگر حدیث شریف شریعت کا دوسرا قابل اعتماد ماخذ ہے تو اس کی تدوین و ترتیب دوسو سال بعد کیوں ہوئی ؟ اور صحابہ کرام خصوصاً حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما نے اس کو لکھنے سے کیوں منع کیا ؟ کیوں حدیث کے مجموعے جلا ڈالے؟ اور کیوں حدیث بیان کرنے والوں پر کڑی نگرانی اور سخت پابندی عائد کردی تھی؟

جواب: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں صحابہؓ کی اکثریت احادیث کو یاد کرتی تھی ؛ چنانچہ اصحاب صفہؓ کا رات دن یہی مشغلہ تھا ، حضرت ابوہریرہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما کو ہزاروں احادیث حفظ یاد تھیں ؛ نیز حضرت ابوہریرہ ، حضرت عبداللہ ابن عمر ، حضرت انس ابن مالک اور حضرت علی رضی اللہ عنہم کے پاس ایک بڑا ذخیرہ احادیث کا لکھا ہوا تھا۔ حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما نے جو ذخیرہ جلایا تھا اُس کی وجہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد تھا کہ جو میری طرف ایسی بات منسوب کرے جس کو میں نے نہیں کہا ، تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔ ان حضرات نے اس خوف کی وجہ سے کہ کوئی لفظ ایسا ہو جس کو آپؐ نے نہیں کہا اور ذہنی غفلت کی وجہ سے وہ لفظ حدیث میں شامل ہو جائے تو بڑا خسارہ ہوگا ،

اس ڈر سے انھوں نے لکھے ہوئے ذخیرۂ احادیث کو جلا دیا اور حدیث بیان کرنے والوں پر سخت نگاہ رکھی ؛ تاکہ کوئی بے جابات آپؐ کی جانب منسوب نہ ہو۔

سوال نمبر ۲۵: کیا نبوت؛ محنت اور مشقت کے ذریعہ حاصل کی جاسکتی ہے؟

جواب: نبوت ورسالت خدا تعالیٰ کی جانب سے عطا کی جاتی ہے، محنت اور کوشش سے حاصل نہیں ہوسکتی؛ البتہ ولایت؛ انسان مجاہدہ اور محنت کے بعد حاصل کرسکتا ہے
۔

سوال نمبر ۲۶: کیا انبیاء علیہم السلام سے نبوت سے پہلے اور نبوت کے بعد کوئی گناہ ہوسکتا ہے؟

جواب: انبیاء علیہم السلام خدا تعالیٰ کے نمائندے ہیں، نبوت سے پہلے یا بعد نہ ان سے گناہِ صغیرہ سرزد ہوسکتا ہے اور نہ گناہِ کبیرہ، بلکہ وہ ساری زندگی گناہوں سے معصوم رہتے ہیں۔

سوال نمبر ۲۷: کوئی جماعت یا گروہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو صرف ایک قاصد سمجھے تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: کوئی جماعت یا گروہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو صرف ایک قاصد کا مقام دے، باقی حلت اور حرمت میں کوئی دخل دینے والا نہ مانے، تو وہ جماعت اور گروہ آیات قرآنیہ کے انکار کی وجہ سے کفر کا ارتکاب کرنے والی ہوگی۔

سوال نمبر ۲۸: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت ہمارے لیے کیا درجہ رکھتی ہے؟

جواب: آپؐ کی سنت ہمارے لیے حجت اور دلیل ہے، اس کے بغیر کتاب اللہ کا مفہوم معلوم نہیں ہوسکتا۔ سنت رسول نبوت کے مقاصد میں شامل ہے، فضائل سے آراستہ ہونا اور رذائل سے پاک ہونا آپؐ کی سنت کو حجت مانے بغیر ممکن نہیں ہے۔

سوال نمبر ۲۹: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کا تذکرہ کرنا اور اُس کے لیے جلسہ وغیرہ منعقد کرنا کیسا ہے؟

جواب: آپؐ کی ولادت کا ذکر دیگر اذکارِ خیر کی طرح ثواب کا کام ہے اور افضل ہے، لیکن امت میں غیروں کی روش اور اُن کے طریقے کی نقالی ایک عادت سی ہوگئی ہے، دنیوی ہر کام میں یہود اور نصاریٰ کا طریقہ اپنانے کو قوم کامیابی سمجھنے لگی، جب کہ حقیقی کامیابی دشمنانِ اسلام کی مخالفت میں پوشیدہ ہے، اس کے باوجود امت کے ایک بڑے طبقہ نے عیسائیوں کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یوم پیدائش مناتے دیکھ کر آپؐ کی ولادت کا جشن منانا شروع کیا، جس کی شریعت اسلامیہ میں کوئی اصل نہیں ہے، اگر بدعات اور قبائح سے خالی ہو کر دن اور مہینہ کے مقرر کیے بغیر سال میں کئی مرتبہ آپؐ کی سیرت بیان کی جائے تو اس میں کوئی برائی نہیں ہے۔

سوال نمبر ۳۰: سنت، بدعت اور رسم، ان تینوں میں کیا فرق ہے؟

جواب: سنت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زندگی گزارنے کے طریقے کو کہا جاتا ہے جو ہر ہر مسلمان کے لیے نمونہ اور اُسوہ ہے، اس کے برخلاف دین وشریعت اور سنت سے بے تعلق ہو کر جو کام ثواب سمجھ کر کیا جاتا ہے، جس کی شریعت میں کوئی اصل نہ ہو، تو اُس کو بدعت کہتے ہیں، جیسے: تیجہ، دسواں، چہلم، فاتحہ، میلاد، عرس، قبروں پر چراغ جلانا، غلاف چڑھانا، مزار کو پختہ بنانا، وہاں محافل سجانا، ہاتھ باندھ کر کھڑا ہونا وغیرہ، اور جو کام شادی بیاہ اور دیگر تقاریب کے موقع پر سنت سے ہٹ کر ضروری سمجھتے ہوئے ثواب کی اُمید کے بغیر کیے جاتے ہیں، غرض معاشرت اور تمدن کے جذبے سے انجام دیے جاتے ہیں وہ رسوم ہیں۔ بدعت عقیدے کی خرابی کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے اور رسوم خواہشات نفس کی پیروی اور عمل میں کوتاہی کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں۔

سوال نمبر ۳۱: خوشی اور غم کے موقع پر اسلامی طرزِ عمل کیا ہے؟

جواب: خوشی اور غم کے مواقع پر اُسوہ حسنہ اور سلف صالحین کے سادہ اور بے تکلف طریقِ عمل میں محدود رہنا چاہیے، غیروں کی نقالی یا اُن کی مشابہت قابل ملامت ہے؛ اس لیے خوشی کے موقع پر مروجہ رسوم اور غم کے موقع پر بدعات و خرافات جو خلاف سنت ہیں اُن کو رد کر دینا ضروری ہے۔

سوال نمبر ۳۲: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضۂ اقدس سے متعلق ہمارا عقیدہ کیا ہے؟

جواب: ساری امت کا اس بات پر اجماع ہے کہ تمام روئے زمین میں افضل اور بزرگ ترین شہر مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ ہیں، پھر ان دونوں شہروں میں زمین کا وہ مقدس خطہ اور متبرک حصہ جو رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسدِ اطہر اور اعضائے شریفہ سے ملا ہوا ہے، نہ وہ صرف مکہ مکرمہ؛ بلکہ کعبۃ اللہ، ساتوں زمین و آسمان اور عرشِ اعظم سے بھی اس کی شان بالا، اعلیٰ، ارفع اور انتہائی بلند ہے۔

سوال نمبر ۳۳: حضرات انبیاء علیہم السلام اور صالحین کی زندگی میں یا ان کے دنیا سے رخصت ہونے کے بعد ان کے وسیلے سے دعا مانگنا کیسا ہے؟

جواب: حضرات انبیاء علیہم السلام اور صالحین کے دنیا سے جانے کے بعد یا پہلے اُن کے وسیلے سے اللہ سے دعا مانگنا یہ کہہ کر: اے اللہ! اپنے مقرب بندوں کے وسیلے سے ہماری ضرورت پوری فرما، یہ جائز ہے۔

سوال نمبر ۳۴: انبیاء اور نیک لوگوں کے تبرکات کے متعلق ہمارا کیا عقیدہ ہے؟

جواب: اگر آثار نبوی جیسے: موئے مبارک، کُرتہ مبارک اور جوتے کا ایک تسمہ بھی مستند طریقے پر مل جائے تو ہم اُسے بادشاہوں کے تاج اور دنیا کی تمام قیمتی دولت سے بڑھ کر دولت سمجھتے ہیں اور اگر بے سند ہو تو بے ادبی سے بچ کر کنارہ کشی اختیار کریں گے، اسی طرح اولیاء اللہ کے تبرکات و آثار کے احترام کو ضروری اور موجب خیر و برکت جانتے ہیں، لیکن ان کی تعظیم کے لیے رکوع یا سجدہ کرنے یا کسی خاص طریقے کو احترام کے لیے مقرر کرنے کے قائل نہیں ہیں؛ تاکہ تبرک تبرک رہے، نہ کہ عبادت بن جائے۔

سوال نمبر ۳۵: معراج سے متعلق اسلامی نظریہ کیا ہے؟

جواب: اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ علیہ السلام کو ایک ہی رات میں روح اور جسم کے ساتھ مکہ مکرمہ سے بیت المقدس اور وہاں سے ساتوں آسمانوں، جنت اور جہنم کی سیر کرائی اور یہ سب بیداری کی حالت میں ہوا ہے، اس کو ''اِسراء'' اور ''معراج'' کہتے ہیں۔

سوال نمبر ۳۶: کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علاوہ کسی اور نبی کو بھی معراج کرائی گئی اور بڑی بڑی نشانیاں دکھلائی گئیں؟

جواب: حضورؐ کو معراج پر لے جایا گیا، بڑی بڑی نشانیاں دکھلائی گئیں، یہ فضیلت صرف ہمارے نبی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے ہے، کسی اور نبی کے لیے نہیں۔

سوال نمبر ۳۷: کیا سفرِ معراج میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تبارک وتعالیٰ کو دیکھا ہے؟

جواب: جی ہاں! آپؐ نے اللہ تبارک وتعالیٰ کو دیکھا ہے اور ہم کلام بھی ہوئے ہیں۔

سوال نمبر ۳۸: انبیاء علیہم السلام کے دنیا سے رخصت ہونے کے بعد اُن کے سلسلہ میں ہمارا کیا عقیدہ ہے؟

جواب: وفات کے بعد بھی یہ حضرات اپنی اپنی قبروں میں زندہ ہیں، ان کے مقدس جسم اور بدن اسی طرح محفوظ ہیں، جسد عنصری کے ساتھ عالمِ برزخ میں ان کو حیات حاصل ہے، وہ نماز بھی پڑھتے ہیں اور مبارک قبروں پر جو درود و سلام پڑھا جائے بلاواسطہ اس کو سنتے بھی ہیں اور جواب دیتے ہیں۔

سوال نمبر ۳۹: حیات کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: حیات (زندگی) کی چار قسمیں ہیں، سبھی کو حیات کہتے ہیں، لیکن اُن کی کیفیات میں بہت فرق ہے۔

(1) اللہ تعالیٰ کی حیات: نہ اس میں فنا ہے نہ موت، یہ ہمیشہ سے ہے ہمیشہ رہے گی۔

(۲) دنیا کی حیات: یہ انسان اور ہر جاندار کی حیات ہے، یہ حیات ایک زمانہ میں نہیں تھی، پھر اللہ کے پیدا کرنے سے ہوئی اور فنا ہو جائے گی، موت واقع ہو جائے گی۔

(۳) حیات برزخی: یہ قبر کی حیات ہے، یہ مرنے کے بعد سے قیامت تک رہتی ہے۔

(۴) جنت وجہنم کی حیات: یہ جنت اور جہنم میں داخل ہونے کے بعد شروع ہوگی اور ہمیشہ رہے گی۔

سوال نمبر ۴۰: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضۂ اقدس پر حاضری دینے کے لیے جانا کیسا ہے؟

جواب: روضۂ اقدس کی حاضری ہر مسلمان کے لیے سعادت اور نیک بختی کی بات ہے، آپؐ نے فرمایا: جس نے میری قبر کی زیارت کی اُس کے لیے میری شفاعت واجب ہو گئی۔

سوال نمبر ۴۱: لِواءُ الحمد کسے کہتے ہیں؟

جواب: لواء الحمد کا معنی ہے تعریف کا جھنڈا، قیامت میں آپؐ اللہ تبارک وتعالیٰ کی ایسی تعریف کریں گے جو کسی اور سے نہیں ہوگی؟ اس لیے اس کو "لواء الحمد" کہا جاتا ہے، یہ مقام صرف حضورؐ کو دیا جائے گا۔

قرآن کریم

سوال نمبر ۱: قرآن کریم کے متعلق ہمارا کیا ماننا ہے؟

جواب: قرآن کریم اللہ تبارک وتعالیٰ کا بھیجا ہوا کلام ہے، جس کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے فرشتے حضرت جبرئیل علیہ السلام کے ذریعے آپؐ پر اُتارا ہے، اللہ کا کلام مخلوق نہیں ہے؛ بلکہ اللہ کی صفت ہے، جو اُس کی ذات سے نکلی ہے اور قرآن کریم ہدایت ورہنمائی کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔

سوال نمبر ۲: کیا قرآن کریم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علاوہ کسی اور نبی پر بھی اُتارا گیا؟

جواب: دیگر انبیا علیہم السلام پر چھوٹی چھوٹی بہت سی کتابیں اتاری گئیں، لیکن قرآن کریم صرف آپؐ ہی پر اُتارا گیا؛ البتہ ہدایت اور رہنمائی کے لیے کچھ مضامین جن کا قرآن میں ذکر ہے وہ دوسرے انبیاء علیہم السلام پر بھی اُتارے جا چکے ہیں۔

سوال نمبر ۳: جو شخص قرآنِ کریم کو مخلوق کا کلام سمجھے اُس کا کیا حکم ہے؟

جواب: جو قرآن کو کسی مخلوق کا کلام سمجھے تو وہ کافر ہو جاتا ہے۔

سوال نمبر ۴: کیا قرآن کریم کی تفسیر اور وضاحت محض اپنی عقل سے کی جا سکتی ہے؟

جواب: قرآن کریم کے جس طرح الفاظ اللہ نے اُتارے ہیں اسی طرح معانی بھی اللہ کی طرف سے ہیں، ہم اپنی طرف سے اُس میں کچھ نہیں کہہ سکتے۔

سوال نمبر ۵: قرآن کریم کی کون سی تفسیر قابل قبول ہوگی؟

جواب: قرآن کریم کی تفسیر قرآن کریم سے کی جائے تو سب سے زیادہ معتبر ہوگی۔ دوسرے درجہ میں وہ تفسیر جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث سے کی جائے۔ تیسرے نمبر پر صحابہ رضی اللہ عنہم سے منقول تفسیر، پھر اگر کسی آیت کی تفسیر ان تینوں مآخذ میں سے کسی میں نہ ہو، تو تابعین اور تبع تابعین کے اقوال میں تلاش کریں گے، اگر ان چاروں جگہوں میں نہ ہو تو شریعت کے قائم کردہ اصول کے مطابق تفسیر ہوگی۔

سوال نمبر ۶: کیا قرآن کریم میں کوئی ردوبدل یا تحریف ہوسکتی ہے؟

جواب: جب سے قرآن کریم نازل ہوا ہے اُس وقت سے آج تک اور آئندہ کبھی اُس میں ایک نقطہ کا بھی فرق یا تبدیلی نہیں ہوسکتی، اس کی حفاظت کی ذمہ داری اللہ نے اپنے اوپر لے رکھی ہے۔

سوال نمبر ۷: قرآن کریم کو کتنے لہجوں میں پڑھنے کی اجازت تھی؟

جواب: قرآن کریم عرب کے سات (۷) مشہور قبیلوں کے طرز پر اترا، اُن تمام انداز میں پڑھنے کی اجازت تھی، پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے قریش کے طرز پر قرآن کو ایک ہی طریقے پر جمع فرمایا، اب قرآن اسی انداز میں ہمارے پاس لکھا ہوا موجود ہے۔

سوال نمبر ۸: مشہور آسمانی کتابیں کون کون سی ہیں؟ اور وہ کن انبیاء علیہم السلام پر اتاری گئیں؟

جواب: مشہور آسمانی کتابیں چار ہیں: (۱) توریت: یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر اُتاری گئی (۲) زبور: یہ حضرت داؤد علیہ السلام پر اُتاری گئی (۳) انجیل: یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر اُتاری گئی (۴) قرآن مجید: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اُتارا گیا، ان چار بڑی کتابوں کے علاوہ دیگر انبیاء علیہم السلام پر بے شمار صحائف نازل کیے گئے۔

اصحابِ رسول

عقیدۂ رسالت کے تحت اصحابِ رسول ﷺ سے متعلق عقائد بھی ہیں۔اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عقائد کے باب میں نہایت حساس موضوع ہے،جس میں اکثر مغالطہ ہوتا دیکھا گیا ہے۔

سوال نمبر ۱: صحابی کس کو کہتے ہیں؟

جواب: صحابی اُس شخص کو کہتے ہیں جس نے ایمان کی حالت میں آپؐ سے ملاقات کی ہو اور ایمان ہی پر خاتمہ ہوا ہو۔

سوال نمبر ۲: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے متعلق ہمارا کیا عقیدہ ہے؟

جواب: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جماعت وہ خوش بخت اور سعادت مند جماعت ہے جس کو کسبِ فیض کا موقع آں حضرتؐ سے براہِ راست نصیب ہوا ہے؛ لہٰذا یہ جماعت اور گروہ پورا کا پورا راضی و مرضی، راشد اور مُرشد، پاک باطن محسن وصادق اور تقدس کے انتہائی مقام پر ہے، مگر نبی یا خدا نہیں؛ بلکہ بشریت کی صفات سے متصف، لوازمِ بشریت کا پابند ہے، لیکن اس کے باوجود وہ زہد و تقویٰ میں کامل معصیت اور گناہ کے جذبات سے خالی اور عبادات میں بھاری ہیں۔

سوال نمبر ۳: کیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم معصوم ہیں؟

جواب: صحابہ معصوم نہیں ہیں؛ لیکن ہماری تنقید اور تبصرے سے بالاتر ہیں اور گناہوں سے محفوظ ہیں؛ کیوں کہ خیر و صلاح ہی ان پر غالب ہے، ان میں سے کسی کو لائقِ محبت سمجھنا اور کسی کو معاذ اللہ لائقِ عداوت سمجھنا، کسی کی تعریف میں انھیں معصوم باور کرانا یا کسی کو برا بھلا کہنا اور زبان درازی کرنا ہرگز جائز نہیں ہے۔

سوال نمبر ۴: کیا صحابہ رضی اللہ عنھم اجمعین سے گناہ ہو سکتے ہیں؟

جواب: صحابہ رضی اللہ عنھم گناہوں سے معصوم نہیں ہوتے، گناہ ہو سکتے ہیں، لیکن وہ اس پر برقرار نہیں رہ سکتے، دنیا سے رخصت ہونے سے پہلے وہ اس سے توبہ کر لیتے ہیں؛ کیوں کہ تمام صحابہ سے اللہ تبارک وتعالیٰ نے مغفرت کا وعدہ فرما لیا ہے۔

سوال نمبر ۵: صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے آپسی اختلاف سے متعلق ہمارا عقیدہ کیا ہے؟

جواب: اس مقدس گروہ میں زہد وتقویٰ کامل اور فراست وبصیرت مکمل ہونے کی وجہ سے گناہ کے جذبات اُن میں بجھے ہوئے تھے، طاعات وعبادات کے خیالات ان میں بھڑکے ہوئے تھے، لہٰذا دین کے معاملے میں اُن کی لغزش خطا کے درجہ میں رہ جاتی ہے، معصیت کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا؛ اسی لیے اُن کے آپسی مشاجرات اور نزاعات میں خطا اور صواب کا تقابل ہے، حق وباطل یا اطاعت ومعصیت کا نہیں، جو لڑائیاں حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کے درمیان ہوئیں تو ہر گروہ کو ایک شبہ تھا، جس کی وجہ سے وہ اپنے آپ کو برحق باور کرتے تھے، یقیناً وہ سب کے سب انصاف پسند ہیں۔

سوال نمبر ٦: کیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں مختلف درجات ہیں؟

جواب: جی ہاں! صحابہ رضی اللہ عنہم میں سب سے بڑا درجہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے، پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ، پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ، پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ، ان کے بعد باقی عشرہ مبشرہ کا درجہ ہے، پھر اصحاب بدر کا، پھر حدیبیہ والوں کا اور باقی تمام صحابہؓ کا۔

سوال نمبر ۷: کیا صحابہ رضی اللہ عنہم نے دین امت تک پہونچانے میں کوئی کمی بیشی کی ہے؟

جواب: تمام صحابہؓ عادل ہیں، سچے ہیں، انھوں نے امت تک دین پہونچانے میں کوئی کمی زیادتی نہیں فرمائی۔

سوال نمبر ۸: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد اور بیویوں میں کس کا درجہ بڑھا ہوا ہے؟

جواب: اولاد میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور بیویوں میں حضرت خدیجۃ الکبری رضی اللہ عنہا کا مرتبہ دوسروں کے مقابلے میں بڑھا ہوا ہے۔

اولیاء اللہ اور صوفیائے کرام

سوال نمبر ۱: اولیاء اللہ اور صوفیائے کرام کی کیا حیثیت ہے؟

جواب: اولیائے کرام اور صوفیائے عظام رحمہم اللہ کا طبقہ امت کے لیے روحِ رواں کی حیثیت رکھتا ہے، جس سے امت کی باطنی حیات وابستہ ہے، جو اصل حیات ہے، ان کی محبت و عقیدت ایمان کے تحفظ کے لیے ضروری ہے؛ مگر غلو کے ساتھ عقیدت میں خدائی کا مقام دینا جائز نہیں ہے، انھیں یا اُن کی قبروں کو سجدہ، رکوع، طواف، منت اور قربانی کی جگہ بنانا ہرگز جائز نہیں، اولیاء اللہ مشکل کشا، حاجت روا، بلاؤں کو دُور کرنے والے نہیں ہوتے، یہ تو صرف اللہ کی شان ہے، اولیاء اللہ اور صوفیائے عظام عقائد میں پختہ، سنت کی کامل پیروی کرنے والے اور اللہ کے مقرب بندے ہوتے ہیں۔

سوال نمبر ۲: احسان کس کو کہتے ہیں؟

جواب: انسان عقائد کی درستگی اور شریعت کے ضروری مسائل حاصل کرنے کے بعد کسی ایسے شیخ سے بیعت ہو جاتا ہے جو شریعت میں مضبوط ہو، دنیا سے بیزار ہو، آخرت کا مشتاق ہو، نفس کی گھاٹیوں کو طے کر چکا ہو، نجات دہندہ افعال کا خوگر ہو، تباہ کرنے والے افعال سے علیحدہ ہو، خود بھی کامل ہو اور دوسروں کو بھی کامل بنانے کی صلاحیت رکھتا ہو، اُس کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دے کر ذکر و فکر اور فنائے تام میں مشغول ہو جائے، اس کے بعد جو نعمتِ عظمیٰ اور غنیمتِ کبریٰ حاصل ہوتی ہے اُس کو شریعت کی اصطلاح میں احسان کہتے ہیں۔

سوال نمبر ۳: سلوک کس کو کہتے ہیں؟

جواب: خدا تعالیٰ سے محبت رکھنا، اُس سے ڈرنا، اُس کو یاد کرنا، دنیا سے محبت کم کرنا خدا کی مشیت پر راضی رہنا، حرص نہ کرنا، عبادت میں دل کا حاضر رکھنا، دین کے کاموں کو اخلاص سے ادا کرنا، کسی کو حقیر نہ سمجھنا، خود پسند نہ ہونا، غصے کو ضبط کرنا وغیرہ، ان اخلاق کے اختیار کرنے کو سلوک کہتے ہیں۔

سوال نمبر ۴: کیا کوئی بدعتی شیخِ کامل ہوسکتا ہے؟

جواب: کوئی بدعتی ہر گز شیخِ کامل نہیں ہوسکتا، اس کی وجہ یہ ہے کہ تمام شریعت کے سلسلے صحابہ کرامؓ پر ختم ہوتے ہیں صحابہ کرام کی زندگی صاحبِ شریعت محمدؐ کی زندگی کا کامل نمونہ تھی اور شریعت نے بدعات و محدثات پر سخت نکیر فرمائی ہے۔

سوال نمبر ۵: اولیاء اللہ کے متعلق ہمارا کیا عقیدہ ہے؟

جواب: کوئی مسلمان جب بہت زیادہ عبادت کرتا ہے اور گناہوں سے بچتا ہے، دنیا سے محبت نہیں رکھتا، آپؐ کی مکمل تابعداری کرتا ہے، تو وہ اللہ کا دوست اور پیارا ہو جاتا ہے، ایسے شخص کو ولی کہتے ہیں۔

سوال نمبر ۶: کرامت کس کو کہتے ہیں؟

جواب: اللہ کے محبوب بندوں سے بعض اوقات ایسی چیزیں ظاہر ہوتی ہیں جو دیگر لوگوں سے نہیں ہوسکتیں، اُن باتوں کو ''کرامت'' کہتے ہیں، اگر شریعت کے برخلاف کوئی بات ظاہر ہو تو وہ کرامت نہیں ہوگی۔

سوال نمبر ۷: کیا کوئی ولی نبی کے درجہ تک پہونچ سکتا ہے؟

جواب: مسلمان اپنے وقت کا چاہے کتنا بڑا ولی ہو جائے وہ کسی نبی کے مقام تک ہرگز نہیں پہونچ سکتا۔

سوال نمبر ۸: کیا ولی پر کوئی فرض عبادت معاف ہو جاتی ہے؟

جواب: جب تک ہوش اور حواس باقی ہیں شریعت کی پابندی کرنا اُن پر لازم ہے، کوئی معافی نہیں اور نہ ہی کوئی گناہ اُن کے لیے حلال ہو جاتا ہے۔

سوال نمبر ۹: کشف اور الہام کسے کہتے ہیں؟

جواب: اولیاء اللہ کو حالتِ بیداری اور نیند میں کبھی خدا تعالیٰ کی طرف سے راز کی باتیں معلوم ہو جاتی ہیں ''انھیں کشف والہام'' کہتے ہیں، اگر وہ شریعت کے مطابق ہیں تو قبول ہیں؛ ورنہ اُن کا کوئی اعتبار نہیں۔

سوال نمبر ۱۰: طریقت کس کو کہتے ہیں؟

جواب: شریعت ہی کے باطنی اور اخلاقی حصے کو طریقت کہتے ہیں، جو دل کی اصلاح کا راستہ ہے، اس کو شریعت میں احسان اور تزکیہ کے الفاظ سے ذکر کیا گیا ہے۔

سوال نمبر ۱۱: باطنی احوال کونسے ہیں؟

جواب: شریعت کا باطنی حصہ خوف خدا، اللہ کی محبت، ، اخلاص، توکل، صبر وشکر، تواضع، خشوع، قناعت، حلم، سخاوت، حیا اور رحم دلی وغیرہ ہیں۔

سوال نمبر ۱۲: تصوف وسلوک کس کو کہتے ہیں؟

جواب: تصوف ایسا علم ہے جس کے ذریعہ فضائل کی قسمیں اور اُن کے حصول کے طریقے اسی طرح برے اخلاق کی قسمیں اور اُن سے بچنے کے طریقے اور صورتیں معلوم ہوں جو کتاب وسنت ہی سے ثابت ہیں۔

سوال نمبر ۱۳: بُرے اخلاق کون کون سے ہیں؟

جواب: لالچ، غصہ، جھوٹ، غیبت، حسد، چغلی، ریا کاری خود پسندی، تکبر، بغض، کینہ اور عہدے و دنیا کی محبت وغیرہ برے اخلاق ہیں۔

سوال نمبر ۱۴: طریقت کے کتنے سلسلے ہیں؟

جواب: طریقت اور تصوف کے مشہور چار سلسلے ہیں:

(1) قادریہ: منسوب بنام حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ

(۲) چشتیہ: منسوب بنام حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ

(۳) نقشبندیہ: منسوب بنام حضرت شیخ بہاء الدین نقشبندیؒ

(۴) سہروردیہ: منسوب بنام حضرت شیخ شہاب الدین سہروردیؒ،

یہ تمام سلسلے برحق ہیں۔

سوال نمبر ۱۵: شریعت کتنے راستوں سے ہم تک پہونچی ہے؟

جواب: شریعت کے بھی چار سلسلے ہیں:

(۱) حنفی: منسوب بنام امام اعظم ابوحنیفہؒ نعمان ابن ثابت۔

(۲) مالکی: منسوب بنام حضرت امام مالکؒ مدینی۔

(۳) شافعی: منسوب بنام حضرت امام محمد ابن ادریس شافعیؒ۔

(۴) حنبلی: منسوب بنام امام احمد ابن حنبلؒ۔

یہ چاروں سلسلے چودہ سو سال سے امت کے درمیان تواتر کے ساتھ چلے آرہے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت ان چاروں راستوں سے پوری امت تک پہونچی ہے، یہ تمام برحق ہیں، ان چار کے علاوہ کسی کی تقلید جائز نہیں۔

آخرت

سوال نمبر ۱: آخرت کس کو کہتے ہیں؟

جواب: جس طرح دنیا کی ابتداء ہے اسی طرح اس کی انتہا ہے، دنیا کی انتہا کو آخرت کہتے ہیں۔

سوال نمبر ۲: آخرت کے کتنے طبقے ہیں؟

جواب: آخرت کے دو طبقے ہیں:

(۱) مرنے سے لے کر حشر تک (۲) قیامت کے بعد سے ہمیشہ تک۔

پہلے طبقہ کو عالم برزخ اور دوسرے کو عالمِ حشر کہتے ہیں۔

سوال نمبر ۳: آخرت کے بارے میں اسلامی عقیدہ کیا ہے؟

جواب: آخرت کے بارے میں اسلامی عقیدہ یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دنیا کے فنا ہونے، حساب و کتاب اور موت کے بعد دوبارہ زندہ کیے جانے کی جو خبریں دی ہیں وہ سب حق اور سچ ہیں، اُن سب پر ایمان لانا ضروری ہے۔

سوال نمبر ۴: مرنے کے بعد انسان کہاں رہتا ہے؟

جواب: مرنے کے بعد انسان دوبارہ اُٹھائے جانے تک عالمِ برزخ یعنی عالمِ قبر میں رہتا ہے۔

سوال نمبر ۵: قبر میں انسان کے ساتھ کیا معاملہ ہوتا ہے؟

جواب: انسان اپنی مقررہ زندگی گزار کر اس دنیا سے چلا جاتا ہے، اُس کے بارے میں اسلام کا عقیدہ یہ ہے کہ قبر انسان کے لیے یا تو جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہوگی یا دوزخ کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا بن جائے گی، پھر قیامت سے پہلے مُردوں کو دوبارہ قبر سے اُٹھایا جائے گا۔ قبر میں میت کے اندر اس قدر زندگی پیدا کر دی جاتی ہے جس کی وجہ سے عذاب کی تکلیف اور نعمت کی لذت محسوس ہوتی ہے۔

سوال نمبر ٦: قبر والوں کے احوال سے ہم واقف کیوں نہیں ہو سکتے؟

جواب: آپؐ نے فرمایا: اگر مجھے یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ تم لوگ اپنے مُردوں کو دفنانا چھوڑ دو گے تو میں اللہ سے دعا کرتا کہ تمہیں بھی وہ عذابِ قبر سنائے جو میں سنتا ہوں؛ اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبر کے عذاب سے پناہ مانگتے تھے۔

سوال نمبر ۷: قبر سے کیا مراد ہے؟

جواب: قبر سے مراد وہ گڑھا نہیں ہے جس میں مُردہ کا جسم دفن کیا جاتا ہے؛ بلکہ عالمِ برزخ مراد ہے، جو دنیا اور آخرت کے درمیان ایک عالم ہے۔

سوال نمبر ۸: منکر نکیر کون ہیں؟

جواب: جب انسان کو مرنے کے بعد دفن کر دیا جاتا ہے یا اگر دفن نہ کیا جائے تو جس حال میں بھی ہو اُس کے پاس دو فرشتے کالے رنگ اور نیلی آنکھ والے حاضر ہوتے ہیں، اُنھیں ''منکر نکیر'' کہتے ہیں۔

سوال نمبر ۹: منکر نکیر صاحبِ قبر سے کیا پوچھتے ہیں؟

جواب: منکر نکیر قبر والے سے تین سوال پوچھتے ہیں:

(۱) تیرا رب کون ہے؟ (۲) تیرا دین کیا ہے؟ (۳) حضرت محمدؐ کی جانب اشارہ کر کے پوچھتے ہیں بتاؤ یہ کون ہیں؟

سوال نمبر ۱۰: اگر مُردہ جواب نہ دے سکے تو اُس کے ساتھ کیا معاملہ کیا جاتا ہے؟

جواب: اگر قبر والا بے دین ہو تو ہر سوال کے جواب میں یہی کہتا ہے کہ مجھے کچھ نہیں پتہ، مجھے کچھ نہیں پتہ، اس کے بعد فرشتے اُس پر سختی کرتے ہیں، طرح طرح کے عذاب مسلط کرتے ہیں اور قیامت تک عذاب ہوتا رہتا ہے۔

سوال نمبر ۱۱: کیا قبر میں عذاب وثواب صرف روح کو ہوتا ہے؟

جواب: قبر میں عذاب وثواب روح اور جسم دونوں کو ہوتا ہے۔

سوال نمبر ۱۲: کیا دنیا سے جانے کے بعد مُردوں کو کوئی چیز پہونچائی جا سکتی ہے؟

جواب: مرنے کے بعد مُردوں کے لیے ایصالِ ثواب کرنا یہ مُردوں کا حق ہے، چاہے مالی صدقہ کر کے یا کوئی بدنی عبادت دعا، استغفار، نفلی نماز، روزہ، حج اور تلاوتِ قرآن وغیرہ کا ثواب پہونچایا جا سکتا ہے، یہ درست ہے۔ اس کے برخلاف قبروں پر چڑھاوا چڑھانا، تیجہ چالیسواں، دسواں، برسی وغیرہ کرنا اور سمجھنا کہ ان بے ہودہ چیزوں سے میت کو فائدہ پہونچے گا، یا یہ سمجھنا کہ مرنے والے کو کسی عمل کا کوئی ثواب نہیں پہونچایا جا سکتا، یہ دونوں نظریے باطل اور غلط ہیں۔

سوال نمبر ۱۳: قیامت کی چھوٹی علامتیں کب سے کب تک ظاہر ہوں گی؟

جواب: قیامت کی چھوٹی چھوٹی علامتیں حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیدائش سے لے کر امام مہدی کی پیدائش اور ظہور تک ظاہر ہوں گی۔

سوال نمبر ۱۴: قیامت کی بڑی علامتیں کب سے کب تک ظاہر ہوں گی؟

جواب: قیامت کی بڑی علامتیں حضرت امامِ مہدی کے ظاہر ہونے کے بعد سے صور پھونکنے تک ظاہر ہوں گی۔

سوال نمبر ۱۵: قیامت کی چند چھوٹی علامتیں کون سی ہیں؟

جواب: علم کا اُٹھ جانا، جہالت کا بڑھ جانا، زنا کاری اور شراب خوری کی کثرت، عورتوں کا زیادہ اور مردوں کا کم ہو جانا، گانے بجانے کے آلات اور گانے ناچنے والی عورتوں کی کثرت، جھوٹ کا عام ہونا، ماں کی نافرمانی بیوی کی اطاعت کرنا، یاروں سے رغبت اور باپ سے نفرت، احمقوں اور نالائقوں کا امیر و حاکم بننا، شرم وحیا کا ختم ہو جانا، ظلم وستم کا رواج ہو جانا وغیرہ اور بھی علامتیں ہیں جو احادیثِ مبارکہ میں آئی ہیں، یہ سب برحق ہیں۔

سوال نمبر ۱۶: قیامت کی چند بڑی علامتیں کون سی ہیں؟

جواب: امام مہدی کا ظہور، دجال کا نکلنا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے اُترنا، یاجوج ماجوج کی قوم کا باہر آنا اور دابۃ الارض کا زمین کا چکر لگانا، سورج کا مغرب سے طلوع ہونا وغیرہ یہ تمام علامتیں بڑی ہیں اور برحق ہیں۔

سوال نمبر ۱۷: قیامت کب آئے گی؟

جواب: جب قیامت کی ساری علامتیں پوری ہو جائیں گی روئے زمین پر کوئی اللہ کا نام لینے والا باقی نہیں رہے گا، لوگ اپنے کام میں مشغول ہوں گے، صبح کے وقت کانوں میں ایک باریک آواز شروع ہوگی اور آواز بڑھتی جائے گی، یہاں تک کہ تمام لوگ مرجائیں گے اور روحیں بے ہوش ہو جائیں گی، یہ صور کی آواز ہوگی، جو حضرت اسرافیل علیہ السلام پھونکیں گے۔

سوال نمبر ۱۸: صور کتنی مرتبہ پھونکا جائے گا؟

جواب: صور دو مرتبہ پھونکا جائے گا، پہلی مرتبہ میں ساری کائنات ٹوٹ پھوٹ کر فنا ہو جائے گی، اس کے چالیس سال بعد دوبارہ صور پھونکا جائے گا، جس کی وجہ سے تمام مخلوق دوبارہ اپنی قبروں سے زندہ ہو کر اُٹھے گی۔

سوال نمبر ۱۹: انسان کا حشر کون سے جسم کے ساتھ ہوگا؟

جواب: انسان کا حشر اِسی دنیوی جسم کے ساتھ ہوگا۔

سوال نمبر ۲۰: نامۂ اعمال کیسے تقسیم ہوں گے؟

جواب: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقامِ محمود پر فائز ہو کر شفاعت کرنے کے بعد ہر شخص کے نامۂ اعمال اُڑ کر ہاتھ میں پہونچ جائیں گے، اگر نیک ہوگا تو سیدھے ہاتھ میں اور اگر بُرا ہوگا تو بائیں ہاتھ میں، اس کے بعد حساب شروع ہوگا۔

سوال نمبر ۲۱: قیامت کے روز آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کتنے اختیارات دیے جائیں گے؟

جواب: اللہ تعالیٰ کی جانب سے نبی علیہ السلام کو بہت سارے اختیار دیے جائیں گے، اُن میں یہ چار اہم ہیں:

(۱) شفاعت کبریٰ کا اختیار، یعنی بندوں کا حساب کتاب شروع کرنے کی سفارش۔

(۲) شفاعت صغریٰ کا اختیار، یعنی ایک مقبول دعا جس کو آپؐ نے اپنی امت کے لیے چھپا رکھا ہے، جس کے ذریعہ قیامت میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی امت کی سفارش کریں گے۔

(۳) حمد کا اختیار، یعنی آپؐ قیامت میں اللہ کی ایسی تعریف بیان فرمائیں گے جو کسی اور سے نہیں ہو سکے گی۔ (۴) حوضِ کوثر پر پانی پلانے کا اختیار، یعنی قیامت کے روز ایسی نہر آپؐ کو عطا ہوگی جس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید، مشک سے زیادہ خوشبودار ہوگا، جو شخص ایک مرتبہ پی لے گا کبھی پیاسا نہیں رہے گا۔

سوال نمبر ۲۲: پل صراط کس کو کہتے ہیں؟

جواب: دوزخ کی پشت پر قائم کیا ہوا ایک پل ہے، جس پر سے گزر کر ہر شخص کو جانا ہوگا، نیک لوگ اُس کو عبور کر کے جنت میں چلے جائیں گے اور گناہ گار و کافر اس پر سے پھسل کر جہنم میں گر جائیں گے۔

سوال نمبر ۲۳: کیا قیامت کے دن شفاعت اور سفارش ہوگی؟

جواب: حساب و کتاب شروع ہونے کے لیے سب سے پہلے آپؐ کو شفاعت کا حق ہوگا، پھر اس کے بعد انبیاء، صدیقین، شہداء، حفاظ، علماء اور صالحین وغیرہ کو حق ِشفاعت دیا جائے گا۔

سوال نمبر ۲۴: قیامت کے روز اعمال کا حساب کس طرح لیا جائے گا؟

جواب: قیامت کے روز ترازو قائم کی جائے گی اور تول کر نامۂ اعمال کا حساب لگایا جائے گا، جس کا عمل جتنا وزنی اور اخلاص سے بھرا ہوگا اُسی کے بقدر اُس کا بدلہ دیا جائے گا۔

سوال نمبر ۲۵: جنت اور جہنم کے متعلق ہمارا کیا عقیدہ ہے؟

جواب: حساب و کتاب کے بعد نیک لوگ جنت میں اور برے لوگ دوزخ میں پہونچ جائیں گے، جنت میں جسمانی اور روحانی لذتیں وراحتیں میسر ہوں گی اور جہنم میں جسمانی وروحانی مصیبتیں ہوں گی۔

سوال نمبر ۲۶: کیا جنت اور جہنم پیدا ہو چکی ہیں؟

جواب: اللہ تبارک وتعالیٰ نے نیک لوگوں کے لیے جنت اور برے لوگوں کے لیے جہنم کو پیدا کر کے تیار کر رکھا ہے۔

سوال نمبر ۲۷: اَعراف کس کو کہتے ہیں؟

جواب: جنت اور دوزخ کے درمیان ایک دیوار ہے، جس پر کچھ لوگ ہوں گے، جو اہلِ جنت وجہنم دونوں سے گفتگو کریں گے، اُس دیوار کا نام ”اَعراف“ ہے۔

سوال نمبر ۲۸: جنت وجہنم کب تک رہیں گی؟

جواب: جنت وجہنم کو اللہ نے ہمیشہ کے لیے بنایا ہے، وہ کبھی ختم نہیں ہوں گی۔

سوال نمبر ۲۹: گناہ گار مسلمان اور کافروں کو عذاب کب تک ہوگا؟

جواب: گناہ گار مسلمان اپنی سزا بھگت کر جنت میں داخل کر دیے جائیں گے، جب کہ کفار کو دائمی عذاب ہوگا۔

سوال نمبر ۳۰: کیا کسی کے بارے میں ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ جنتی ہے یا دوزخی؟

جواب: جن لوگوں کے متعلق قرآن وحدیث میں صراحت ہے اُن کے علاوہ کسی کو جنتی یا جہنمی نہیں کہہ سکتے؛ البتہ اگر علانیہ وہ اس کا اظہار کریں تو اب شرعی طور پر یہ حکم لگایا جاسکتا ہے۔

سوال نمبر ۳۱: گناہ کی کتنی قسمیں ہیں اور کون کون سی بتلایئے؟

جواب: گناہ کی دو قسمیں ہیں: (۱) گناہِ کبیرہ (۲) گناہِ صغیرہ

(1) گناہِ کبیرہ: وہ گناہ ہیں جن پر شریعت میں سخت وعید آئی ہے، جیسے: زنا، چوری، شراب نوشی، والدین کی نافرمانی، ناحق قتل، رشوت خوری، سود، جھوٹ، وعدہ خلافی، خیانت، دھوکہ دہی جھوٹی قسم کھانا، تکبر، ظلم وغیرہ اور یہ بغیر توبہ کے معاف نہیں ہوتے۔

(۲) گناہِ صغیرہ: وہ گناہ ہیں جن پر شریعت میں سخت وعید نہ ہو، یہ نیکی کرنے کی وجہ سے معاف ہوجاتے ہیں۔

سوال نمبر ۳۲: کیا آخرت میں اللہ تبارک وتعالیٰ جنتیوں سے بات کریں گے؟

جواب: ہاں! اللہ تبارک وتعالیٰ جنتیوں سے بات کریں گے؛ لیکن اِس کی کیا کیفیت ہوگی وہی بہتر جانتا ہے۔

سوال نمبر ۳۳: توبہ کا دروازہ کب بند ہوگا؟

جواب: قیامت کے قریب زمین سے ایک عجیب قسم کا جانور نکلے گا، وہ انسانوں سے باتیں کرے گا، اُس وقت توبہ کا دروازہ بند ہوجائے گا۔

سوال نمبر ۳۴: انسان کا ایمان لانا کس وقت قابل قبول نہیں ہوگا؟

جواب: جب سورج مغرب سے طلوع ہوگا اُس وقت ایمان لانا، مسلمان ہونا، اللہ تعالیٰ کے یہاں قابل قبول نہیں ہوگا۔

سوال نمبر ۳۵: دجال کون ہوگا؟

جواب: دجال انسان ہی ہوگا؛ لیکن اللہ تبارک وتعالیٰ اُس کو اتنی طاقت دیں گے کہ وہ لوگوں کو گمراہ کرسکے گا، بظاہر لوگوں کو زندہ کرے گا، اُس کے نہ ماننے والوں کو سزا دے گا اور ماننے والوں کو آرام وراحت پہونچائے گا، جو درحقیقت اس کا الٹا ہوگا، یعنی جس کو سزا دے گا وہ جنت میں جائے گا اور جس کو راحت پہونچائے گا وہ دوزخ میں جائے گا۔ آپؐ نے فرمایا: نوح علیہ السلام کے بعد کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس نے اپنی امت کو دجال کے فتنہ سے نہ ڈرایا ہو، دجال ٹھگنے قد والا باہر نکلی ٹیڑھی پنڈلی والا، بہت زیادہ گھنگریالے بال والا، ایک آنکھ کا کانا، جو نہ مٹی ہوئی ہوگی، نہ اُبھری ہوئی؛ بلکہ بے نور انگور کی طرح ہوگی۔ دجال قیامت کے قریب ظاہر ہوگا، اگر تم اُس کے بارے میں شک کے اندر مبتلا ہوجاؤ تو یاد رکھنا کہ اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے، اُس کی خدائی کو ہرگز تسلیم نہ کرنا۔

سوال نمبر ۳۶: دجال کب ظاہر ہوگا؟

جواب: قیامت کے قریب مخلص مسلمان اور وہ مسلمان جن کے دل میں نفاق ہو علاحدہ علاحدہ ہوکر دو گرہوں میں بٹ جائیں گے،اس کے بعد دجال ظاہر ہوگا۔

سوال نمبر ۳۷: امام مہدی کے بارے میں ہمارا کیا عقیدہ ہے؟

جواب: قیامت کی بڑی علامات میں سے سب سے پہلی علامت امام مہدی کا ظہور ہے،مہدی کے معنی ہیں ہدایت یافتہ ،لیکن مہدی سے مراد وہ شخص ہیں اخیر زمانے میں جن کے ظاہر ہونے کی آپؐ نے خبر دی ہے وہ حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی اولاد میں سے ہوں گے، اُن کا نام محمد، والد کا نام عبداللہ اور ماں کا نام آمنہ ہوگا،صورت اور سیرت میں آپؐ کے مشابہ ہوں گے، مدینہ کے رہنے والے ہوں گے، مکہ میں ظاہر ہوں گے،شام اور عراق کے اولیاء اور ابدال اُن کے ہاتھ پر بیعت کریں گے، خانہ کعبہ میں مدفون خزانے کو نکال کر مسلمانوں میں تقسیم کریں گے،دنیا کو عدل وانصاف سے بھر دیں گے،نصاری (عیسائیوں) سے جہاد کریں گے،قسطنطنیہ (استنبول) کو فتح کریں گے۔امام مہدی ہی کے زمانے میں دجال نکلے گا اور انہی کی خلافت میں حضرت عیسی علیہ السلام دمشق کی جامع مسجد کے مشرقی منار پر صبح کی نماز کے وقت نازل ہوں گے اور امام مہدی کے پیچھے ایک نماز ادا کریں گے۔

سوال نمبر ۳۸: حضرت عیسی علیہ السلام کے متعلق اسلام کا کیا عقیدہ ہے؟

جواب: اللہ رب العزت نے اپنے لاڈلے اور جلیل القدر نبی روح اللہ حضرت عیسی ابن مریم علیہ السلام کو یہودیوں کے ظلم وستم سے نجات دینے کے لیے جسم اور روح کے ساتھ آسمان پر اُٹھالیا ہے، نہ ہی وہ قتل کیے گئے اور نہ سولی پر لٹکائے گئے؛ بلکہ وہ زندہ آسمان پر موجود ہیں، قیامت کے قریب آسمان سے نازل ہوکر دجال کو قتل کریں گے اور یہودیوں پر فتح پائیں گے، پھر اپنی طبعی موت سے وفات پائیں گے۔

سوال نمبر ۳۹: سجین کس کو کہتے ہیں؟

جواب: ساتوں زمین کے نیچے ایک جگہ ہے، جہاں بُرے اور گناہ گار لوگوں کی روحیں اور اُن کے نامہ اعمال رہتے ہیں، اُس جگہ کو سجین کہتے ہیں۔

سوال نمبر ۴۰: علّیّین کسے کہتے ہیں؟

جواب: ساتوں آسمان کے اوپر ایک مقام ہے جہاں نیک لوگوں کی روحیں اور اُن کے نامہ اعمال رہتے ہیں اُس مقام کو ''علّیّین'' کہتے ہیں۔

سوال نمبر ۴۱: کیا جنت والوں کو جنت میں اللہ تعالیٰ کا دیدار نصیب ہوگا؟

جواب: جنت میں خدا تعالیٰ کا دیدار افضل ترین نعمت ہے، اگر سچ پوچھا جائے تو اصل جنت اللہ تعالیٰ کے دیدار ہی کی لذت کا نام ہے، وہ جنت ہی کیا ہوئی جس میں محبوب حقیقی کا دیدار نہ ہو، جنت میں ضرور اللہ تعالیٰ کا دیدار نصیب ہوگا، جس پر بے شمار احادیثِ متواترہ، آیات قرآنیہ اور اجماع امت موجود ہے، جس کا انکار در پردہ شریعت کا انکار ہے۔

سوال نمبر ۴۲: حوضِ کوثر کے بارے میں ہمارا کیا عقیدہ ہے؟

جواب: حوضِ کوثر برحق ہے، اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس کے ذریعہ آپؐ کو عزت عطا فرمائی ہے، جس پر آں حضرتؐ اپنی امت کی پیاس بجھائیں گے، ہر نبی کو ایک حوض عطاء کیا گیا ہوگا، ہمارے پیغمبر کو جو حوض عطا ہوا ہے اُس کا نام ''کوثر'' ہے۔

فرشتے

سوال نمبرا: فرشتہ کس کو کہتے ہیں؟

جواب: اللہ تبارک وتعالیٰ نے ایک مخلوق کونور سے پیدا فرماکر ہماری نظروں سے چھپا دیاہے، وہ کبھی اللہ کی نافرمانی نہیں کرتے، ان میں مذکر ومؤنث نہیں ہوتے، انھیں فرشتہ کہتے ہیں۔

سوال نمبر ۲: فرشتوں کی تعداد کتنی ہے؟

جواب: فرشتوں کی تعداد کا صحیح علم اللہ تعالیٰ ہی کو ہے؛ البتہ چار فرشتے اُن میں بڑے اور مشہور ہیں:

(۱) حضرت جبرئیل علیہ السلام: انبیاء تک وحی اور الہام پہونچانے کا کام ان کے سپرد تھا۔

(۲) حضرت میکائیل علیہ السلام مخلوق کو روزی پہونچانا ان کے سپرد ہے۔

(۳) حضرت اسرافیل علیہ السلام: قیامت کے دن صور پھونکیں گے۔

(۴) حضرت عزرائیل علیہ السلام: روحوں کو قبض کرنا انکے سپرد ہے۔

سوال نمبر ۳: بندوں کے اعمال لکھنے والے فرشتوں کو کیا کہا جاتا ہے؟

جواب: بندوں کے اچھے اور بُرے اعمال لکھنے والے فرشتوں کو قرآن میں ''کراماً کاتبین'' کے لفظ سے تعبیر کیا گیا ہے۔

سوال نمبر ۴: کراماً کاتبین کے علاوہ بندوں کے پاس کون سے فرشتے رہتے ہیں؟

جواب: بندوں کے پاس فرشتوں کی ایک جماعت رہتی ہے، جو اُن کی جنات اور تکلیف دینے والی چیزوں سے حفاظت کرتی ہے، اس فرشتوں کی جماعت کو ''حافظین'' کہا جاتا ہے۔

سوال نمبر ۵: جنات اور شیاطین کس چیز سے پیدا کیے گئے ہیں؟

جواب: جنات اور شیاطین آگ سے پیدا کیے گئے ہیں۔

سوال نمبر ٦: جنات، شیاطین اور فرشتوں کے وجود کا انکار شریعت کی نگاہ میں کیسا ہے؟

جواب: جس طرح فرشتوں کے وجود کا انکار کفر ہے اس طرح جنات اور شیاطین کے وجود کا انکار بھی کفر ہے؛ اس لیے کہ قرآن کریم شیاطین اور جنات کی خبروں سے بھرا ہوا ہے؛ لہٰذا ان کا انکار بے شمار آیات کا انکار ہوگا جو کہ کفر ہے۔

تمت بعون اللہ

جامعہ سے جاری ہونے والا اسلاف امت کی افکار کا ترجمان سہ ماہی مجلہ

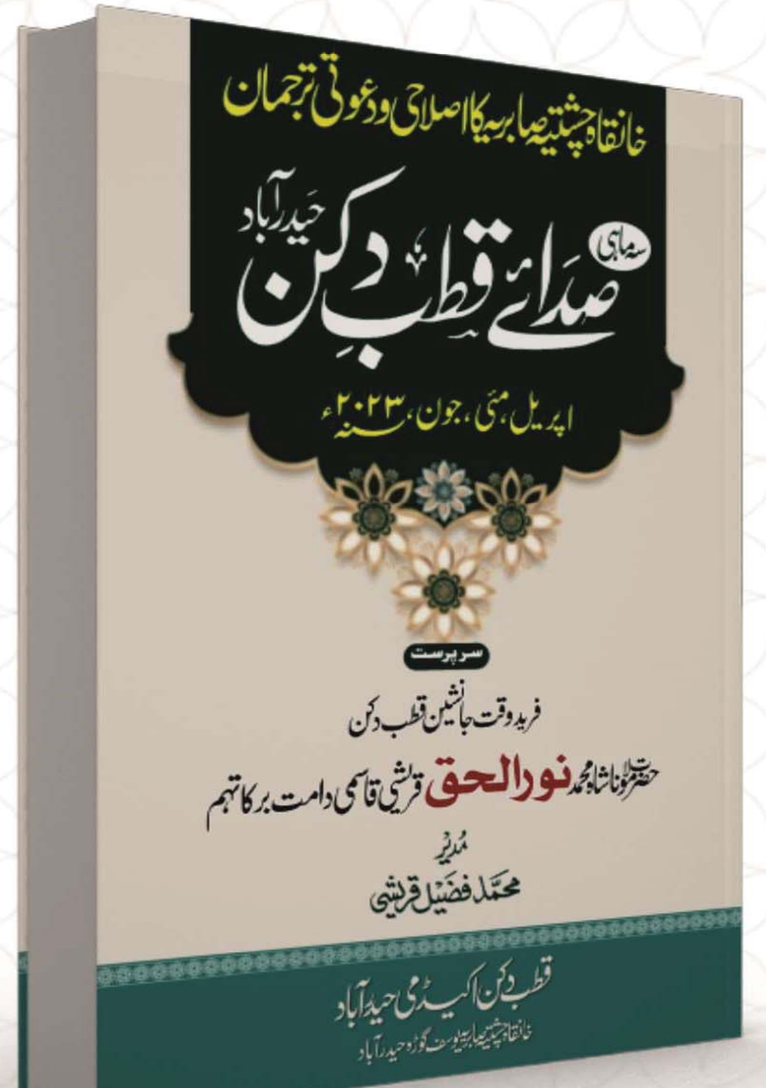

JAMIA ARABIYA KASHIFUL-ULOOM UDGIR

Distt. LATUR (M.S.) INDIA Pin. No.: 413517